یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار معہ محصول ڈاک

سالانہ ششماہی

عام خریداران ممالک بیرون سے - - - - - - دس شلنگ - چھ شلنگ

عام سے - - - - - - - - - - چھ روپے - تین روپے

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق چار روپے - اڑھائی روپے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ آدھ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت روانہ ہوگا۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفید

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔

مضامین مفید عام اور خبریں مفت درج کیجائینگی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا

وکیل

خسبنا اللہ ونعم الوکیل

THE VAKIL AMRITSAR

جلد ۶ | امرتسر ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | نمبر ۱۸

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۸ ہجری مطابق ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ نمبر ۱۸ جلد ۶

ہمعصر پنجاب آبزرور لاہور کو پنڈ دادنخان کے ایک اخبار اور وہیں کے ایک جوڈیشل افسر کے باہمی تعلقات کی نسبت جو روایتیں پہنچی ہیں۔ اگر وہ درست ہیں۔ تو افسر مذکور کی یہ بیباکی ہی بقول ہمعصر موصوف بے نظیر نہیں۔ بلکہ گورنمنٹ اور چیف کورٹ یا دیگر تعلقدار اعلیٰ حکام سے ان تعلقات کا برابر مخفی رہنا بھی کچھ کم تعجب خیز نہیں سمجھا جائیگا اور بفرض محال اگر ان میں سے کسیکو اس معاملہ کی کم و بیش خبر تھی تو اس صورت میں مورد سرزنش ہونیکے بجائے افسر کا ترقی پر تبدیل ہونا۔ ایک ایسی نظیر کا کام دیگا جسکی تاثیر کسیطرح نیک نہیں ہوسکتی۔ اخبار کا نام امرتسر کا ہی جو مہینہ میں دو دفعہ بزبان پنجابی شائع ہوتا ہے پنجاب آبزرور اسکی نسبت شروع مضمون ہی میں یہ حیرت انگیز ریمارک کرتا ہے۔ "یہ اخبار کئی لحاظ سے توجہ طلب ہے۔ مگر ہم آج اُسکے صرف ایک پہلو کو دکھانے پر اکتفا کرتے ہیں" جس پہلو کو اُس نے پبلک اور گورنمنٹ کے سامنے واضح کرنیکے لئے منتخب کیا ہے وہ صاف ظاہر ہے کہ سب سے اہم سمجھا گیا ہوگا۔ لیکن اور پہلو بھی موجود ہونیکا ذکر اور آئندہ اُنکی توضیح کے وعدہ سے یہ نتیجہ نکالنا غلط نہوگا۔ کہ وہ بھی کچھ اہم نہیں ہونگے۔ اور پبلک بنابرین تا انکشاف اُن کے معلوم کرنیکے لئے غالباً بشوق تمام منتظر رہیگی اور اغلب یقین ہے کہ گورنمنٹ اور اُسکے ذمہ وار حکام کو بھی اس مضمون کے پڑھنے سے اس جدید الاشاعت اخبار اور اُسکے مزعومہ مربی افسر کے تعلقات باہمی کے معاملہ کے متعلق کچھ کم دلچسپی پیدا نہ ہوگئی ہوگی۔

اس معاملہ کا جسقدر حصہ سردست دکھایا گیا ہے۔ اسکی مختصر کیفیت اُسی ہمعصر کے الفاظ میں بیان کی جاتی ہے

وہ لکھتا ہے:- یہ اخبار پنڈ دادنخان ضلع جہلم میں شائع ہوتا ہے جسکے متعلق سب سے نمایاں اور عجب معاملہ یہ ہے کہ عام طور پر ایک ذمہ وار اعلیٰ سرکاری عہدیدار کو اس اخبار سے ایسا تعلق رکھنے والا بتایا جاتا ہے۔ جو بروئے احکام و ضوابط سرکاری کسیطرح جائز نہیں ہوسکتا۔ اخبار کے پہلے صفحہ پر ایک بیرسٹر صاحب کا نام بطور اڈیٹر درج ہوتا ہے۔ لیکن فی الحقیقت انہیں اڈیٹری سے کوئی مساس چولہا واسطہ نہیں اور اُن کو پنجابی لکھنے کی بھی چنداں کوئی مشق نہیں۔ مقام مذکور میں لالہ امرناتھ ابتک منصف رہے ہیں۔ اور عام یقین ہے کہ یہ منصف صاحب ہی جنکو پنجابی لکھنے میں بہت مہارت حاصل ہے عموماً اسکے لئے مضامین لکھتے رہے ہیں۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ یقین مذکور آیا درست ہے یا غلط۔ لیکن کئی قرائن ایسی پائے جاتی ہیں جس سے عام خیال کو بہت کچھ تقویت پہنچ رہی ہے۔ اخبار کا نام منصف صاحب کے نام پر رکھا گیا۔ اُس میں اُنکے کارندے کیطرف سے اُنکی کتابوں کا اشتہار درج ہوتا ہے اور اُسکی ہر اشاعت میں ضابطہ دیوانی کی دفعات ۲۷۲ و ۲۸۷ کے رو سے منصف صاحب کی عدالت کے کئی کئی اشتہار شائع ہوتے رہتے بعض اشاعتوں میں آٹھ آٹھ اشتہار اس عدالت کے درج ہوئے۔ تعلقداری انہی باتوں پر ختم نہیں ہوتی۔ افواہ یہ بھی کہتی ہے کہ اخبار کے مالک بھی دراصل منصف صاحب ہی ہیں۔ ہم اسکی صداقت یا بطلان نہیں کر سکتے۔ البتہ یہ امر جو کچھ معنی رکھتا ہو۔ اُسے ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ جس مطبع میں اخبار شائع ہوتا ہے اسکا نام بھی امرپریس ہے۔ اور اگر یہ تمام روایتیں درست ہیں۔ تو یہ بیباکی و دلیری بلاشبہ نظیر نہیں رکھتی۔ یہ امر واقع ہے کہ متذکرہ صدر یقین کیوجہ سے اخبار مذکور کی لوکل خریداری بہت ہوگئی تھی۔ چیف کورٹ متواتر ہدایات صادر کر چکی ہے کہ نیلام قرقی۔ اور یکطرفہ کارروائی کے اشتہارات بجز خاص وجوہات کے اخبارات میں شائع نہوں۔ مگر اخبار مذکور میں لالہ امرناتھ صاحب کی عدالت سے جس کثرت و تسلسل کے ساتھ اشتہارات درج ہوتے رہے ہیں اُسکا اوپر ذکر ہو چکا ہے یہ واقعات لکھنے کے بعد پنجاب آبزرور تحریر کرتا ہے۔ کہ اندریں حالات منصف صاحب کے ترقی پر لینے

اکسٹرا اسسٹنٹ ہوکر لاہور تبدیل ہونے پر اکثر اہالی پنڈ دادنخان متعجب ہو رہے ہیں۔ پھر چیف کورٹ اور منصف صاحب کے دیگر اعلیٰ افسر ونسے اس معاملہ یا ان افواہوں کے ابتک پوشیدہ رہنے پر حیرت و افسوس ظاہر کرکے ہمعصر موصوف گورنمنٹ سے منصف صاحب کو مستقل اکسٹرا اسسٹنٹ بنانیسے پیشتر ان امور کی تحقیقات کرائے جانیکی استدعا کرتا ہے:۔

(۱) کیا لالہ امرناتھ امرتسر سے کچھ بالکانہ تعلق رکھتے ہیں؟ اگر رکھتے ہیں تو کیا یہ امر گورنمنٹ کے احکام کے منافی نہیں۔ جو سرکاری ملازمونکو بطور خود تجارت یا کسی طرح کا کاروبار کرنے سے مانع ہیں۔ (۲) ابتک اخبار امرتسر کا میں پنڈ دادنخان کی منصفی کے کسقدر اشتہار درج ہوئے ہیں۔ اور انکی اجرت میں کسقدر روپیہ اخبار کو مل چکا ہے۔ (۳) کیا اُسکا نام منصف صاحب کے نام پر رکھا گیا ہے۔ اور یہ اُنکی کس حیثیت سے کیا گیا ہے؟ (۴) کیا مسٹر بھولا ناتھ بیرسٹر کو اخبار سے تعلق رکھنے کی طفیل اپنے قانونی کاروبار میں کچھ زائد فائدہ پہنچا ہے؟ (۵) کیا لالہ باشی رام مینجر اخبار۔ اور لالہ چھجو رام کارندہ منصف صاحب برائے فروخت کتب پہلے بھی کبھی کسی جگہ منصف صاحب کے ساتھ رہے ہیں" پہر تباو اشتہارات کے متعلق اس موقعہ پر یہ ایراد کردینا شاید نامناسب نہوگا کہ اگرچہ چیف کورٹ کی ہدایات کو پس پشت پھینکنے میں منصفی پنڈ دادنخان ایسی جسارت سے بہت کم دیوانی عدالتوں ذکام لیا ہے۔ تاہم ان احکام کی تعمیل جیسی کہ چاہئے بالعموم نہیں کیجاتی اور زیادہ افسوس کا یہ مقام ہے کہ پرورش و رعایت کے پہلو کو اشتہار کی اصل غرض و غایت پر عموماً مرجح رکھا جاتا ہے۔ کیا یہ حیرت انگیز نہیں کہ ضلع امرتسر کی بعض منصفیونکے اشتہارات اس جدید الشیوع اور زیادہ تر مقامی خریدار رکھنے والے اخبار امرتسر کا اور اُسی نواح کی ایک اور اخبار میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ حالانکہ یہ کبھی قیاس میں نہیں آسکتا کہ ضلع امرتسر کے فریقین میں سے کوئی شخص پنڈ دادنخان میں جا بسا ہو۔ اور یہ اشتہار اسے مطلع کرنیکا کام دیسکیں۔ یہ امر معاملہ زیر بحث کو مدنظر رکھنے سے ایک اور خاص تعلق پر بھی دلالت کرسکتا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ گورنمنٹ یا چیف کورٹ مندرجہ بالا امور کی دریافت کے وقت اس نئے پاینٹ پر بھی ضرور غور و توجہ کرینگی۔

رعیت پروری اسی کہتے ہیں۔ نواب وائسرائے کے بعض احکام و ہدایات سے اگرچہ چند فرقونکو بیقدر ناراضگی یا آزردگی پیدا ہوگئی ہے۔ اینگلو انڈین اخبارات اور انکے ہم خیال اگر نواب ممدوح کی اس متواتر عادلانہ مداخلت اور عین منصفانہ بلکہ ضروری دست اندازی پر جو جناب ممدوح نے یورپین ملزمونکے مقدمات میں کی ہے چین بہ جبیں ہو رہے ہیں۔ اور بحل بے محل حضور والا کے اس شوق انصاف پژوہی اور رعایا کے ہر فرقہ کو ایک نظر سے دیکھنے کے عزم بالجزم پر علانیہ و کنایتاً طعنہ کرتے رہنے پر اتر آئے ہیں۔ تو اردو کے حامیونکو کسی ربردست طبیعت کے آدمی کی پاس خاطر سے یا بمنشاء خود خلاف توقع و خلاف معمول خود جھٹ پٹ اُردو ناگری کے مسئلہ پر فیصلہ دیدینے سے کمال استعجاب پیدا ہو رہا ہے۔ لیکن اس امر میں بلا استثنا ملک کا ہر فرد بشر متفق الرائے ہے کہ رعیت کا جیسا سچا دراس وائسرائے کو ہے۔ ویسا غالباً اسوقت کسی ہی فرمانروا کو ہوگا۔ اور کہ اپنے فرائض کو جیسی مستعدی۔ جانفشانی۔ کامل توجہ اور حیرت انگیز عقلمندی سے یہ جواں بخت ادا کر رہا ہے۔ وہ اسیکا حصہ ہے۔ اس عام یقین کو جناب ممدوح کے ایک جدید عزم سے اب بدرجہ کمال تقویت مل گئی ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر ہمارے اعمال بدبرائی و کثرت میں ایسی حد تک پہنچ گئے ہوں کہ اسیطرح قابل معافی نہ رہگئے ہوں تو خداوند عالمیان ضرور اس ایک نیکدل حاکم کی نیت صالح کے صدقہ اپنی مخلوق کی خطائیں معاف فرادیگا اور اپنے فضل و کرم عمیم سے کام لیکر اُنکو مصیبت و پریشانی سے نجات بخشدیگا۔ خداوند کریم اپنے بندونپر اگر کبھی سختی بھیجتا ہے۔ تو اُسمیں بھی اُسکی عین رحمت پنہاں ہوتی ہے۔ اور اصل غرض یہی ہوتی ہے کہ شاید ایسی تدبیر سے وہ کجیوں سے باز آکر راہ راست پر آجائیں۔ اور رجوع الی اللہ کو اپنا شعار بنالیں۔ جنگ و جدال۔ فتنہ و فساد۔ قحط و وبا وغیرہ آفات ارضی و سماوی کا بڑا مدعا یہی ہوتا ہے۔ رب کریم فرماتا ہے۔ ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس لیذیقھم بعض الذی عملوا لعلھم یرجعون۔ قطعی واٹل عذاب اُس وقت وارد ہوتا ہے۔ جبکہ گنہگارونکی بربادی کو سوا دنیا کی اصلاح ناممکن ہوگئی ہو۔ رعیت پرور و نیکدل حاکم بھی خداوند کریم کی خاص رحمتونمیں ایک بڑی رحمت ہے۔ ایسا حاکم اسوقت ہمیں حاصل ہے۔ اور یہ ابنار ملک کا فرض ہے کہ وہ بھی اپنے اعمال سے تائب و نادم ہوکر خالق ارض و سما کیطرف رجوع کرنے سے حاکم وقت کی نیک نیتی کی تاثیر کو بڑھانے میں ساعی رہیں۔

صوبہ گجرات کی نازک حالت کی مختصر کیفیت پچھلے ہفتہ کے اخبار میں لکھی جاچکی ہے۔ اس ہفتہ بھی صورت حال میں کچھ فرق نہیں پڑا۔ بمبئی کے شمال میں بارش کا ایک قطرہ نہیں گرا۔ یہی معلوم ہوتا ہے کہ موکلان قضا و قدر نے احاطہ بمبئی کے شمالی و جنوبی حصص کے درمیان رول رکھکر ایک سیدھا خط کھینچ دیا ہے۔ باشندونمیں پہلے ہی کچھ بسکٹ باقی نرہگئی تھی۔ اس سال کے موسم برسات کے نصف حصہ کے خشک گزر جانے سے انکی حالت زار ایسی قابل رحم اور جہانتک انسانی طاقت میں ہے انکی بسر اوقات اور جانیں بچانیکا کام ایسا اہم اور ضروری ہوگیا ہے کہ اگرچہ مقامی حکام بجائے خود غافل نہیں۔ لیکن نواب وائسرائے یہ گوارا نہیں کرسکتے کہ خود شملہ میں بیٹھے رہیں اور صرف رپورٹوں پر حکم احکام صادر کرتے رہنے کو کافی سمجھیں اس شدت گرما میں وہ شملہ ایسی سرد جگہ۔ احمد آباد ایسے گرم علاقہ کو جاتے ہیں کہ بچشم خود اپنی مصیبت زدہ رعایا کی حالت زار اور اسکی دستگیری کے انتظامات کو معائنہ فرماکر ایک طرف اُنکو تشفی و دلاسا دیں اور دوسری طرف مقامی حکام سے ضروری صلاح و مشورہ کریں۔ رعیت کے لئے ایسی جسمانی تکلیف ایسی دلی شوق سے شاید ہی ابتک کسی فرمانروا ہندوستان نے برداشت کی ہوگی۔ حضور ممدوح چند عہدہ داران کو ساتھ لیکر ۳۰ جولائی کو شملہ سے روانہ ہونگے ۴ کو احمد آباد پہنچینگے۔ اور وہاں کئی دن مقام کرکے قرب و جوار کے امدادی اور دیگر کاموں کا معائنہ فرمائینگے علاقہ کاٹھیاوار کی حالت بھی کچھ بہتر نہیں۔ تمام علاقہ سندھ اور پنجاب کے ضلع مانٹگمری میں ابتک کوئی بارش نہیں ہوئی۔ پنجاب کے وسطی اضلاع میں بھی صرف متفرق طور پر کچھ بارش ہوئی ہے نواح سرسہ میں بھی یہی کیفیت ہے۔ برعکس ازیں ضلع کرنال میں اس زور سے پانی برسا کہ ریلوے لائن کو دونوں طرف میلوں تک کل علاقہ بحر مواج کا نمونہ دکھائی دیتا تھا۔ اچھوتانہ کے جنوبی حصہ میں بھی حالت اچھی نہیں اور زیادہ مایوسی بخش یہ امر ہے کہ مانسون کے آثار بھی تاحال چنداں تشفی دہ نہیں۔ خدانخواستہ یہ نقشہ اگر جلد نہ بدلا۔ تو ان علاقونکی کامل بربادی میں کوئی شبہ نہیں رہیگا اور اسمیں کوئی کلام نہیں کہ اسکی ذمہ واری اُن اولیاء امور کی گردن پر ہوگی۔ جو توسیع انہار و وسائل آبپاشی کو تقریباً نظر انداز کرکے کل زور توسیع ریلوے پر ہی صرف کرتے رہیں۔ یہ درست ہے کہ وہ ہندوستان کے تمام خشک علاقہ کو سیراب نہیں کرسکتے تھے لیکن ویسے ہی یہ یقینی امر ہے کہ اگر وہ کوشش کرتے تو آج ملک میں ایسے علاقہ کا رقبہ موجودہ رقبہ سے چوتھائی سے زیادہ دکھائی نہ دیتا۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ باوجود اعتراف لارڈ کرزن نے بھی اپنی متقدمین کی پالیسی کو معقول حد تک بدلنے کی ابتک کوشش نہیں کی لیکن اس قحط کا عبرت بخش اور جانگداز تجربہ غالباً اس پالیسی میں واجب تغیر پیدا کئے بغیر نہیں رہیگا۔ کل ملک میں پچھلے ہفتہ کے اختتام پر ۶۳ لاکھ قحط زدگان امدادی کامونپر تھے چونکا دینے والی تعداد میں افسوس کمی کے بجائے اور ترقی ہونیکے منحوس آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ الا ماشاء اللہ

افلاس و غربت عام طور پر ملک میں اس حد تک ترقی پکڑ گئی ہیں۔ کہ اُس ملک کے باشندے جنکی نسبت مشہور تھا کہ وہ گھر کی چاردیواری سے باہر نکلنے کا نام نہیں جانتے تلاش معاش میں موقعہ ملنے پر دور دراز ممالک کو جانے اور اپنی جانونکو جوکھم و تکالیف میں ڈالنے پر بھی فی الفور آمادہ نہیں ہوجاتے۔ بلکہ اُس موقعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے اکثر موقعہ دینے والونکی مٹھی گرم کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اور نہ اُن شیطان سیرتونکو ان مفلوک الحالونکی کثرت اور لاچاری سے فائدہ اُٹھانے میں عموماً کسی طرح کا تامل ہوتا ہے۔ اس ابلیسانہ کارروائی کا مشاہدہ جابجا ہر بھرتی کے موقعہ پر ہوسکتا ہے۔ اور افسوس یہ شیطانی سلوک کرنے اور عجب مکروہ سنگدلی دکھانیوالے زیادہ تر اسی سرزمین کے نالائق فرزند پائے جاتے ہیں۔ جو خانماں برباد اور روزگار تباہ کردہ مثلاشیان روزگار سے عموماً ایک

ایک ماہ یا پندرہ دن کی تنخواہ وصول کئے بغیر اُنکا نام درج رجسٹر کرنیکا نام نہیں لیتے۔ اور چونکہ نام درج ہوجانے پر ان لوگونکو کچھ عرصہ کی تنخواہ پیشگی ملجاتی ہے۔ اُنہیں زرمذکور میں سی فی الفور ادا کردینے کے وعدہ پر اپنے اقربا یا رشتہ دار و نسبی بابو صاحبان کی بھینٹ چڑھانیکے لئے پانچ سات روپیہ کی رقم بہم پہنچالینا چنداں دشوار نہیں ہوتا۔ البتہ اگر اُنکو پیشگی نہ ملے تو پھر کبھی وہ ایک روپیہ بھی کہیں سی نہ لاسکیں۔ یہ بدعت اسقدر زور پکڑ گئی تہی۔ اور علانیہ ایسی بیباکی سے اُسکا ارتکاب ہوتا تہا کہ ذمہ دار حکام کا اُسکی اصلاح سے بیفکر رہنا سخت حیرت افزا ہو رہا ہے۔ مگر مقام شکر ہے کہ اس قباحت کیطرف آخر توجہ ہوگئی ہے۔ اور میانمیر چھاؤنی میں محکمہ کمسریٹ کے دو بابوؤں کو جنہوں نے جنوبی افریقہ کیطرف جانیوالے ڈیر سو بہشتیوں سی تین تین روپیہ فی نفری وصول کیا تہا۔ دو دو سال قید سخت اور پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی عبرت بخش سزا دینے سی اُنکے دیگر ہم مشربوں کے بھی کان کھولدئے گئے ہیں۔ اس بارہ میں اخبارات پر بھی کچھ کم الزام وارد نہیں ہوتا۔ کہ انمیں سے اکثر نے اُس خباثت کا علم ہونیکے باوجود اُسے کبھی اعلی حکام کے کانوں تک پہنچانے اور بدطینتوں کا پردہ فاش کرنے کی کوشش نہ کی۔ یقین ہے کہ آئندہ وہ اپنے طریق عمل اور مناسب انتباہ سے اس خاموشی کے ہر وقت تلافی کردینے سے حتی الوسع اغماض نہیں کرینگے۔

چین کے مخمصہ کو جس امر کے لحاظ سے خاصکر نہایت نازک اور خطرناک معاملہ سمجھا گیا تہا افسوس اُسکے ظہور میں آنیکے آثار پچھلے ہفتہ پھر کسیقدر وضاحت کے ساتھ نمایاں ہوگئے ہیں شروع شروع میں خود چینیونکی طرف سی مہذب دنیا کو چنداں اندیشہ نہ تہا۔ بلکہ اس امر کا تہا کہ تصفیہ پر کہیں خودغرضی و نفسانفسی امن قائم کرنیکے مدعیونکو آپس میں ہی نہ بھڑادے ٹینٹسن میں انگریز اہلکاران ریلوی اور فرنچ سپاہیونمیں دنگہ ہوجانے سی خیال ہوگیا کہ شاید متوقعہ نتیجہ ظہور پذیر ہوتے کے لئے تصفیہ کا بھی انتظار نہ کرے۔ یہ خطرہ جلد مٹ گیا اور اتحاد و اتفاق کا پانسہ غالب ہا لیکن حسد و رشک کی آگ دلوں میں برابر سلگتی رہی۔ جو پچھلے ہفتہ ٹاکو کے قلعوں کی نگرانی اور ٹینٹسن ٹاکو ریلوی کی مرمت کے مسئلہ کے متعلق آخر مشتعل ہوئے بغیر نہ رہی۔ تجویز ہوئی کہ یہ کام روس کے سپرد کیا جائے۔ انگریزی امیرالبحر نے اسے کل شمالی چین کو اُسکے واحد اقتدار میں کردینے اور انگلستان کو جسکی تجارتی و ملکی اغراض علاقہ مذکور سی کچھ کم وابستہ نہیں ہانسی قطعاً خارج ہوجانیکے مرادف سمجھا اور اس بنا پر اسکی مخالفت کی۔ مگر کثرت رائے سی ٹاکو کے قلعے روس کی نگرانی میں رکھے جانیکا فیصلہ ہوا۔ امریکن و انگریزی امیرالبحر کی مخالفت کی پروا نکی گئی۔ اس سی تعلقات باہمی میں رخنہ پڑجانیکا قوی احتمال ہوگیا ہے۔ ادہر چینیونکی استقامت اور خلاف توقع فوجی مہارت نے دل کی باہمی بے اعتباری کیساتھ ملکر سونے پر سہاگے کا کام دیدیا ہے۔ اور چینی حکومت کو راہ راست پر لانیکا کام زیادہ مشکل اور پیچیدہ بنادیا ہے۔ اپنی خودغرضیونکو دیکھکر جاپان میں جو ایک لاکھ تک فوج بھیجنے پر آمادہ ہوگیا تہا شش و پنج میں پڑگیا ہے۔ کہ یہ کونسی عقلمندی کا فعل ہوگا کہ کٹے مرے زیادہ تر اُسکی فوج اور فائدہ اُٹھائیں سب کے سب۔

جنگ جاپان سی بعد چینیوں نے جو معقول ترقی کرلی ہے۔ اُسکا علم اور گورنمنٹونکو ہو یا نہو قیصر ولیم کی تقریر سی واضح ہو رہا ہے کہ وہ اُس سے بیخبر نہتا۔ بلکہ اُسے آتش فساد کے مشتعل ہوجانیکی بھی توقع تہی۔ یہ تقریر قیصر نے ۲ جولائی اپنی جدید قائم کردہ بحری پلٹنوں میں سی دو کو چین کی طرف روانہ ہونیکے موقعہ پر کی تہی قیصرہ بھی ساتھ تہی جس نے ان پلٹنوں کے افسرونکی بیویوں اور دیگر رشتہ دار مستورات کو مخاطب کرکے علیحدہ موثر و مناسب محل تقریر کی۔ قیصر کی تقریر کے دو فقرات بیان مندرجہ بالا کی تصدیق کے لئے کفایت کرجائینگے ایک یہ ہے:۔ "کمال امن و امان کے زمانہ میں۔ گو افسوس یہ امر میرے لئے خلاف توقع نہیں۔ آتش حرب یکبارگی نہایت تیزی سی چمک اُٹھی ہے"۔ دوسرا فقرہ یہ ہے:۔ "صورتحال بسرعت تمام نازک سی سخت نازک ہوگئی ہے۔ اور اُسوقت کی نسبت جبکہ مینے تمہیں تیار ہونیکا حکم دیا تہا اب بہت ہی خطرناک ہوگئی ہے مجھے اُسوقت توقع تہی کہ انتقام کا کام بحری پیدل فوج بآسانی انجام دیسکیگی۔ اب یہ کام صرف اُس صورتمیں انجام پذیر ہوسکتا ہے کہ تمام مہذب اقوام کی فوجیں معقول جمعیت میں وہاں پہنچیں چنانچہ میرے امیرالبحر نے لکھا ہے کہ میں ایک سالم ڈویژن فوج روانہ کروں۔ وہاں تمکو ایسے دشمن سی مقابلہ کرنا ہوگا۔ جو بہادری میں تم سے کم نہیں۔ یورپین افسرونکی شاگردی میں چینیوں نے یورپین اسلحہ کا استعمال سیکھ لیا ہے" اجنبی سفراء کے آخری حشر کے متعلق ابہی تک متضاد خبریں موصول ہو رہی ہیں چینی لگاتار یہی مشہور کررہے ہیں کہ وہ بخیریت ہیں۔ اور گو انپر چنداں اعتبار نہیں کیا جاتا۔ تاہم ۲۳ جولائی کو دعائے مغفرت مانگنے کی تجویز ملتوی کردی گئی۔ فغفور چین نے باہم صلح کرادینے کے لئے پریسیڈنٹ امریکہ اور شہنشاہ جاپان سی سلسلہ جنبانی کی ہے۔ اور شاہ جاپان کو ایک ایسے تعلق کا واسطہ ڈالا ہے۔ جو غالباً بشرطیکہ نشۂ قوت و طمع نے جاپان کو بالکل سرمست نہ بنادیا ہو کچھ نہ کچھ اثر ڈالے بغیر نہیں رہیگا۔

روسی قصبہ بلاغی واستوچیر چینیوں نے حملہ کیا ہے۔ دریا آمو کے کنارہ پیکن سے چھ سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور بیشمار روسی کارخانونکا مرکز ہے چینیونکے اپنی پایہ تخت سی اتنی بعیدی فاصلہ پر یہی ایک ساتھ فوجی کارروائی شروع کردینے سے عام طور پر موجودہ تحریک کے بہت وسیع اور خوب منتظم ہونیکا نتیجہ نکالا جارہا ہے۔ چینی فوجکی ایک تفصیل پہلے شائع ہوچکی ہے۔ دوسری تفصیل احوال میں سی جنگی محکمہ نے شائع کی ہے۔ اُسکے مطابق چین کی پاس کل ۱۷ لاکھ ۵۲ ہزار سپاہ ہے۔ اسمیں سی ساٹھ ہزار سوار۔ ساڑھے آٹھ لاکھ پیدل اور توپچی۔ اور باقی ریزرو جندارمہ اور محافظان شوارع بحری و بری ہیں۔ ترکستان اور صوبہ پیکن کی افواج کے پاس عمدہ قسم کا توپخانہ ہے۔ پچھلے تین برسوں میں گورنمنٹ چین نے نو لاکھ ماسر مگزین رائفلین۔ جرمنی اور انگلستان سی منگوائیں۔ اس ہفتہ کے واقعات تار کے کالموں میں درج ہیں۔ محاربہ ٹرانسوال کا چرخہ بھی ابہی برابر چلا جاتا ہے۔ اس ہفتہ بوئروں نے جابجا مستعدی کے پھر کئی نمونے دکھائے۔ دو ٹرینونکو گرادیا اور کئی سو آدمی پکڑلے گئے۔ مگر تازہ ترین خبر ہے کہ پریٹوریا سی بجانب مشرق عساکر انگلشیہ کو نمایاں فتح حاصل ہوئی ہے۔ جسکی تفصیل کچھ نہیں دیگئی۔ اور کہ بوئر لیڈن برگ کے کوہستانی علاقہ کو بھاگ جانیکی تیاریاں کررہے ہیں جنرل ڈی وٹ بدستور حیرت انگیز مستعدی دکھا رہا ہے۔ جبتک وہ گرفتار نہو۔ متفرق انگریزی دستونکو بمشکل چین لینا نصیب ہوگا۔ اور بوئرونکی مچھر ایسی بیش زینون اور خلیدگیون میں کوئی نمایاں فرق نہیں پڑیگا۔ ایک امریکن اخبار دعوی کے ساتھ لکھتا ہے کہ اشانٹی کی بغاوت کا محرک ایک بوئر ڈاکٹر ملر تہا۔ جو ہالنڈ میں فری سٹیٹ کیطرف سی سفیر ہے۔ وہ کئی برس کوماسی کے علاقہ میں رہ چکا ہے۔ اور اُسے وہانکے قبائل میں بڑا رسوخ حاصل ہے۔ ہفتہ رواکے واقعات و حالات تار کے کالموں سی ناظرین کو معلوم ہوجائینگے +

دیوان رگھناتھ راؤ قحط پر۔ ہندوستانی لکھتا ہے:۔ بڈھے دیوان صاحب کی تحریر عرصہ کے بعد دیکھنے میں آئی کچھ عرصہ ہوا آپنے تحریر فرمایا تہا کہ قحط کی کیونکر بیج بوئے جاتے ہیں سخت سی سخت جمع باندہی جاتی ہے بعد اسکے فیمن کو ڈٹیار ہوتا ہے اور پھر انسداد قحط کرنیوالی حاکم کو سی۔ آئی۔ ای کا خطاب دیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں قحط کے اسباب یہ ہیں (۱) مرضی خدا۔ علاج دعا مانگنا ہے (۲) انسان کے گناہ۔ کمی انسان کے اختیار میں ہے (۳) بارش کی کمی۔ علاج عمدہ انتظام آبپاشی (۴) کمسنی کی شادیاں (۵) کثرت آبادی۔ جن دو باتونکا اگر رعایا علاج نہ کرے تو سرکار قانوناً دست اندازی اول امر میں کرے (۶) زمین میں پیداوار کی کمی (۷) عوام کی غربت (۸) مالگزاری سرکار میں ناقابل برداشت اضافہ (۹) متمول اور مخیر آدمیونکی کمی (۱۰) لوگونکی کمی حوصلہ (۱۱) غیر ملک والونکا ہماری تجارت میں سرمایہ (۱۲) ملک کی دستکاریونکا رفتہ رفتہ نکل جانا (۱۳) مثل جرمنی کی زراعتی بنکونکا نہونا (۱۴) رعایا کو حصول قرضہ میں دشواریاں (۱۵) مناسب ضمانتونکی بلا قرضہ کے حصول میں دشواری (۱۶) اور غلہ کی کمی۔ دیوان صاحب تجربہ کار بزرگ ہیں جو کچھ اسباب انہوں نے لکھے درست ہیں اگر ہیبت ناک قحط ہی بندگان خدا کی آنکھیں کھولیں اور انکو گنہگاری کی زندگی سی متنبہ کریں اگر گورنمنٹ رعایا کی افسوسناک حالت دیکھکر ہی تمام توجہ اسطرف مبذول نہ کرے کہ کیونکر ہندوستان قحط کی مصائب سی بچایا جائے اور مثل یورپ کے غیر ممکن کردیا جائے کہ ہندوستانمیں قحط آپڑے یا اگر پڑے بھی تو عرصہ دراز کے بعد جیسا کہ قبل حکومت انگریزی کے دستور تہا تو ہم نہیں سمجھتے ہیں کہ کن آفات کا انتظار ہے۔

اسلامیہ پرنٹنگ اینڈ پبلشنگ کمپنی دہلی کا اعلان ہمعصر کرزن گزٹ دہلی مورخہ ۱۵ جولائی

میں دیکھکر اور اسکے مقاصد کو پڑھکر بیحد خوشی ہوئی۔ اور نہ صرف خود اس کمپنی کے حصہ دار بننے بلکہ اپنے معاونین کو بھی حصہ دار بننے کی ترغیب دینے کا پختہ عزم کرلیا گیا۔ مگر افسوس اخبار جنرل نیوز دہلی مورخہ ۱۶ جولائی میں یہ دیکھکر کہ کمپنی کو رجسٹری کرانیکا قصد نہیں نہ فقط یہ خوشی زائل اور عزم ضعیف ہوگیا۔ بلکہ حیرت ہوئی کہ ہمارے مکرم اڈیٹر صاحب کرزن گزٹ نے تجارتی اصول کی ایک ایسی اہم فروگذاشت کو کسطرح جائز سمجھا اور گوارا کیا ہے۔ دہلی کی بعض کمپنیوں کا جو حشر اور ابنار ملک کا جو لاکھوں روپیہ خانیونکی بھینٹ چڑھ گیا ہے۔ اُسکا اُنکو بخوبی علم ہے

مسلم کمپنی دہلی ابھی حال کا ذکر ہے کہ مسلمانونکا ہزارہا روپیہ غارت کرکے معدوم ہوئی ہے اور چونکہ وہ غالباً غیر رجسٹری شدہ تھی۔ حصہ دارونکے پاس کوئی مضبوط چارہ جوئی خائنوں کی تدارک کے لئے موجود نہیں۔ یہ درست ہے کہ ہر کام کی کامیابی کا دارومدار زیادہ تر اعتبار و بھروسہ اور کارکنوں کی ایمانداری پر منحصر ہے۔ اور یہ بھی واقفکاروں سے مخفی نہیں کہ رجسٹری شدہ کمپنیوں کو بھی بداعمال اور خیانت پیشہ کارندے معقول نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ جیساکہ حال میں جمنا ملز کمپنی دہلی کے حصہ دارونکو پہنچا ہے اور لاکھونکی رقم کمپنی مذکور کے ڈایرکٹروں اور مقامی حصہ داروں کی حیرت انگیز غفلت یا خوش اعتباری سے ایک یورپین قزاق کی نذر ہوگئی ہے۔ لیکن پھر بھی یہ مسلمہ امر ہے کہ چند حصہ داروں کی درخواست پر بلاتردد سرکار کیطرف سے مداخلت ہوجانیکی وجہ سے رجسٹری شدہ کمپنیوں میں غیر رجسٹری شدہ کی نسبت بظاہر حال سرمایہ کو بہت کچھ محفوظ سمجھا جاسکتا ہے۔ اور بصورت خیانت و بداعمالی اول الذکر کمپنیوں کے حصہ دار دوسری قسم کی کمپنیونکی نسبت زیادہ آسانی کے ساتھ قانونی چارہ جوئی کرسکتے ہیں صاحب موصوف کی یہ فروگذاشت معمولی حالات میں ہی حیرت انگیز معلوم ہوتی۔ چہ جائیکہ ایسی صورتمیں اُسے روا رکھا گیا ہے۔ جبکہ ان دونوں کمپنیونکی بربادی نے کل ابنار ملک اور بالخصوص مسلمانونکو کمپنیونکی شرکت سے متنفر اور دہلی کے مجوزہ بلکہ بقول اخبار دہلی ملز موجودہ کارخانوں کی ساکھ کو بھی کم کردیا ہے۔ اخبار مذکور مورخہ ۱۵ جولائی بروئے حکم عدالت جمنا ملز کمپنی کی توڑ دئے جانیکی اطلاع بافسوس اپنے ناظرین کو دیکر تحریر کرتا ہے:۔ "یہ خبر صرف ہم کو آزردہ کرنیوالی نہیں ہے۔ بلکہ دہلی کے تمام کارخانوں کے لئے انکی بہت سی ترقی کو روکنے والی ہوگئی ہے۔ اس کمپنی نے اپنے بہت سے ایجنٹ مقرر کرکے ہندوستان کے تمام اضلاع میں حصص فراہم کرنے کے لئے بھیجے۔ اور ہر بڑے بڑے شہر میں اسکی دھوم مچ گئی۔ کہ ایسی بڑی کمپنی دہلی میں زیر اہتمام یورپین صاحبان جاری ہوئی ہے اور خوب ترقی کریگی۔ شروع شروع میں خوب ترقی دکھائی اور عوام کے دل میں جگہ کرتی چلی گئی۔ لیکن افسوس آج وہ دن ہے کہ اسکی لیکویڈیشن کی خبر تمام حصہ داران میں پھیلکر انکو کسقدر بیچین کرنیوالی ہوگئی ہوگی۔ اور کیسی بُری شہرت ہورہی ہوگی۔ اب خیال فرمائے کہ جس شخص کے پاس تھوڑا سا ہی سرمایہ ہو اور وہ اس طرح سے روپیہ لگاویں۔ جیساکہ بہت سے آدمیوں نے کیا اب سوائے صرف بالکل برباد ہوجانیکے اور کیا رکھا ہے۔ کس امید پر اور کس کس طرح سے روپیہ دیا گیا۔ اور اسکا کیا نتیجہ ظہور میں آیا۔ اب دہلی کے کارخانونکے حصص جبتک پوری پوری تسلی نہ ہوجایا کریگی کوئی صاحب نہ خریدیگا۔ افسوس صد افسوس کہ ہمارے دوست کرزن گزٹ نے پوری پوری تسلی دلانیکے بجائے اطمینان دہی اور اعتبار قائم کرنیکی معمولی تدبیر کو بھی نظر انداز کردیا ہے۔ وہ اس کمپنی کا سرمایہ ۲۵ ہزار روپیہ تجویز کرتا ہے اور قیمت فی حصہ دس روپیہ رکھی ہے۔ اور لکھتا ہے کہ "ہر حصہ دار کا روپیہ مثل بینک کے محفوظ رہیگا اور اُسے اختیار ہوگا کہ کام شروع ہونیکے بعد جب چاہے اپنے حصہ کو اسکے ہاتھ فروخت کردے اور اپنا روپیہ کرزن گزٹ سے واپس لے اور جب تک اپنی رقم رکھے اسی بالکل محفوظ سمجھے۔ اور اُسے خوش ہونا چاہئے کہ اُسنے اپنی رقم گویا بینک میں داخل کردی"۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ دنیا میں تمام کاروبار اعتبار ہی سے چلتے ہیں اس سے یہ مراد نہیں کہ معمولی حفظ و احتیاط سے بھی تغافل کیا جائے۔ بلکہ یہ کہ جہانتک انسانی طاقت میں ہو۔ پہلے حفاظت و سلامتی کا خوب انتظام کرو۔ پھر کام کو کارکنوں کے اعتبار پر چھوڑ دو۔ ہمارے ہمعصر سے مخفی نہ ہوگا کہ مسلم کمپنی دہلی نے بھی یہی اعلان کیا تھا کہ ہر حصہ دار جب چاہے اپنا اصل روپیہ واپس لے سکیگا۔ کیا کسیکو ابتک ایک حبہ بھی ملا ہے۔ مسلم ٹریڈنگ کمپنی ناپناہ نے منافع یا اصل کسی مد میں جہانتک ہمیں علم ہے ابتک کسیکو ایک کوڑی نہیں دی۔ ہمیں کرزن گزٹ کی معتبری میں شک نہیں مگر کل ملک میں ہمیں کوئی ایسا اردو اخبار دکھائی نہیں دیتا جو بصورت مطالبہ ۲۵ ہزار روپیہ کی رقم یکمشت حقدارونکو ادا کرسکے اور پھر کام شروع ہونیکے بعد کی شرط گو بادی النظر میں زیادہ وقیع معلوم نہو لیکن اونی غور سے نہایت اہم معلوم ہوگی۔ کیونکہ ایسا اکثر مشاہدہ ہوچکا ہے کہ کام شروع ہونے سے پیشتر ہی کمپنی عدم آباد کو سدھار گئی۔ اور حصہ دار روتے چیختے رہ گئے۔ جمنا ملز کمپنی کام شروع کرنے سے پیشتر دیوالیہ ہوگئی ہے۔ حالانکہ اسکی عمارت تکمیل کے قریب پہنچ گئی اور مشینری کا بہت سا حصہ آچکا تھا۔ اور بارہ لاکھ کے سرمایہ میں سے چھ لاکھ کے قریب وصول ہوگیا ہوا تھا۔ مگر اسیقدر قرض چڑھا لیا گیا اور ایجنٹ صاحب لاکھوں روپیہ خورد بُرد کرکے چلتے ہوئے۔ اور حصہ دارونکو اب فیصدی ایک پائی بھی وصول ہونیکی امید نہیں۔ یہ اُس کمپنی کی کیفیت ہے جسکی نگرانی کئی متمول ڈائرکٹروں کے سپرد تھی۔ اور خود شہر میں کئی حصہ دار سینکڑوں حصص کے خریدار موجود تھے۔

کمپنیوں کے معاملہ میں نہ صرف مجوزونکو کامل احتیاط سے کام لینا چاہیئے بلکہ خریدارونکو بھی حتی الامکان پوری پوری تحقیقات و دریافت اور مقامی دوستوں سے مجوزونکی حیثیت و شہرت اور چلن کی نسبت کامل تصدیق کرنیکے بعد شرکت پر مائل ہونا چاہیئے۔ ورنہ اکثر صورتوں میں عموماً نقصان اُٹھانا پڑتا ہے۔ ہر کس و ناکس کی بات پر اعتبار کرلینے والے سادہ لوح مسلمان تو درکنار بڑی بڑی مدعیان باخبری اور واقفکار بھی ان کمپنیوں کے چکر میں آکر سخت نقصان اُٹھانے سے بعض اوقات نہیں بچتے۔ چنانچہ اسی جمنا ملز کمپنی کی شرکت میں اڈیٹر و پروپرائیٹر وکیل کے کئی سو روپیہ برباد گئے ہیں۔ اور اسکا بڑا باعث یہی تھا کہ کمپنی کے حالات مقامی احباب سے پہلے دریافت نہ کرلئے۔

ہمارے ہمعصر کا مقصد بہت نیک ہے لیکن اسکی تکمیل و حصول کے لئے جو تدبیر اختیار کی گئی ہے وہ اصلاح طلب اور بہت ناقص ہے۔ اُسے واجب ہے کہ وہ صرف اپنی معتبری اور نیک نیتی پر تکیہ نکرکے باقاعدہ طور پر پہلے ایک مجلس ڈایرکٹرونکی مقرر کرے اور ڈائرکٹر ایسے لوگونکو منتخب کرے۔ جو تجارتی معاملات سے واقف۔ نیک چلن۔ ذی وجاہت مستند اور سب سے بڑھکر یہ کہ صاحب حیثیت اور متمول ہوں۔ اور پھر اس کمپنی کو باضابطہ رجسٹری کرائے۔ اور ان مرحلوں کو طے کرنیکے بعد جو چند دنوں میں بآسانی طے ہوسکتے ہیں ابنار ملک کو شراکت کی بترغیب و دعوت دے۔ ورنہ بصورت موجودہ کوئی عقلمند کبھی شراکت پر آمادہ نہیں ہوسکیگا۔ نہ کوئی عقلمند کسی دوست کو شراکت کا مشورہ دیسکیگا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ان معمولی احتیاطوں اور تمہیدی شرائط اعتبار و لوازمات اشتراک کو نظر انداز کرنیکی صورتمیں اگر کسی کو کچھ نقصان پہنچے۔ تو اُسی فقط اپنی سادہ لوحی اور بیوقوفی کا شاکی ہونا چاہیئے۔ بالآخر ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا دہلوی ہمعصر اس مشورہ پر غور کرکے فن تجارت اور مشترکہ کاروبار کے ماہرونسے صلاح و مشورہ کرنیکے بعد ان نہایت اہم نقصونکی بیخ کنی سے دریغ نہیں کریگا والہدی من یشاء الی سواء السبیل۔

غلام پہلوان امرتسری پیرس سے لکھتے ہیں:۔ کہ ہم لوگ پیرس میں بہت راضی خوشی ہیں یہ نہایت وسیع شہر ہے اسکی تعریف لکھنے کی ضرورت نہیں لیکن اتنا ضرور لکھنا پڑا کہ یہ نمائش اسقدر وسیع ہے کہ ہزارہا اس میں مکان تیار کئے گئے ہیں اور اسپر نوکروڑ پونڈ خرچ آیا ہے اسکے چاروں طرف ایک ریل چلتی ہے جسکی گاڑی ہر پانچ منٹ کے بعد روانہ ہوتی ہے اور اسکے ساتھ ایک سڑک آہنی بنی ہوئی ہے اور یہ سڑک خود بخود چکر کھاتی ہے اور اسکا گرداگرد آٹھ میل ہے اور یہ سڑک اور ریل صبح کے ۹ بجے سے لیکر رات کے بارہ بجے تک چلتی رہتی ہے اس سڑک کا محصول دس آنے ہیں خواہ کوئی شخص ایک چکر تمام کرکے اتر جائے یا تمام روز اُسکے اوپر کھڑا رہے یا چلتا رہے۔

مراسلات

مکرم جناب مولانا صاحب - السلام علیکم - (۱) الحمد للہ علی احسانہ - کہ ایک مدت کے بعد ہماری مراد بر آئی - سلطان المکرم نے ریلوے کی منظوری فرما کر کل مسلمانان دنیا کو اس کار خیر میں شریک ہونیکے واسطے دعوت فرمائی - اور مزید براں یہ بھی حکم صادر فرما دیا کہ کوئی غریب سے غریب مسلمان بھی اس متبرک کام سے محروم نہ رہے - میں اس کار خیر میں شریک ہونیکے واسطے ایک مدت مدید سے اپنی خواہش ظاہر کر چکا ہوں - اسلئے میں اپنی نہایت ہی قلیل رقم جو میری وسعت میں ہے ارسال کرنیکے واسطے تیار ہوں اور میرے ایک دو عنایت فرما بھی تیار ہیں - لیکن یہ معلوم نہیں ہے - کہ یہ روپیہ کہاں اور کس کے پاس بھیجا جاوے - ملا عبد القیوم صاحب حیدر آبادی نے خدا انکی مساعی جمیلہ میں ترقی دیوے - پچھلے کسی اخبار میں پڑھا تھا - کہ چندہ کرنیکے واسطے ایک کمیٹی قائم کی ہے - اگر ہو تو انکے نام اپنے استطاعت کے موافق روپیہ وہاں ارسال کر دیا جاوے اور یہ بھی تحریر فرما دیں - کہ ریال ہندوستان کے کہ میں کتنے روپیہ کا ہوتا ہے - (تخمیناً عاجز) -

(۲) میرے عنایت فرما ایک دو اور بھی ہیں - کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں جاکر جسمی طور پر بھی اس کار خیر میں حصہ لیں - انکا ارادہ ہے کہ اگر وہ کسی طریقہ سے وہاں جاکر کوئی حرفت کر سکتے ہوں - تو وہ بمعہ اپنے عیال و اطفال کے وہاں جانیکو تیار ہیں - اور خاکسار بھی انکے ساتھ ہی ہوگا - افسوس ہے کئی بار خواہش کی کہ کیا یہ خاکسار بھی کوئی ایسی خدمت کر سکتا ہے ؟ مگر آپنے اسکا بھی جواب تحریر نہ فرمایا - اگر یہ ہماری خواہش پوری ہو سکتی ہے تو کس طرح ہماری کامیابی ہوگی - براہ مہربانی یہ ضروری دونوں میری عاجزانہ گذارشوں کا جواب تحریر فرما دیں - خود وہاں جاکر آپ یا آپکے اور سیر دوست کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے صرف روپیہ کی ضرورت ہے (اڈیٹر)

بخدمت شریف منیجر اخبار وکیل امرتسر

بعد سلام علیکم کہ واضح ہو آپکے ۱۶ جولائی کے اخبار میں دیکھا گیا کہ پہلی ستمبر کو سلطان المعظم کے ۲۵ سالہ جوبلی کے جلسے ہونگے مسلمانوں کو بڑی خوشی کا مقام ہے کہ ایسا موقعہ اللہ صاحب نے اپنے فضل سے دکھا دیا مگر ہم ہندوستان کے مسلمانوں کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور خوشی منانی چاہئے اسدن دوکانیں کارخانے ضرور بند ہونے چاہئیں اور روشنی وغیرہ اور ٹیلیگراف مبارکبادی کے ضرور بھیجنے چاہئیں آپ اس بارے میں اپنے اخبار میں چھپوا کے ساتھ تحریر فرما دیں گے تو خدا چاہے اثر ضرور ہوگا یقین ہے آپ اس موقع کو ہاتھ سے نہ دینگے اور حجاز ریلوے کے لئے انجمن قائم ہو تو ضرور اخبار میں خبر لکھیں - الراقم سورتی تاجر ارد کراچی

از شہر سڈنی ملک اسٹریلیا

۱۸ جون ۱۹۰۰ء - بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اخبار وکیل بعد از السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - واضح رائے شریف ہو کہ مدت دراز سے بندہ کی خواہش تھی کہ کچھ حالات یہاں کے تحریر کر کے خدمت اقدس میں ارسال کروں مگر کام کی بہتایت سے مجبور رہا - اب چونکہ بندہ کو قدرے کام سے فراغت حاصل ہوئی ہے - اسواسطے چند سطریں تحریر کر کے آنجناب کو تکلیف دیتا ہوں کہ براہ مہربانی ان کو اپنے قیمتی اخبار کے کسی کالم میں جگہ دیکر ممنون فرماویں نہ صرف بندہ کو ہی نہیں بلکہ کل اہل ہند کو مشکور فرماویں گے کیونکہ شائقین ناظرین کے لئے بھی یہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا سب سے اول میں اپنے دیسی بھائیوں کو یہ جتلانا چاہتا ہوں کہ بندہ نے سنا ہے - آجکل بہت لوگ ہندوستان سے آسٹریلیا کو طیار ہو کر اپنے زیورات یا زمین گرو رکھکر یا فروخت کر کے چلے آتے ہیں - اور کولمبو یا کلکتہ تک انکو خراب ہو کر پھر واپس چلا جانا پڑتا ہے - گویا کہ وہ واقف نہیں ہیں - کہ اُنکے ساتھ اچھا قانون کا برتاؤ ہوگا - وہ بیچارے راستہ کی تکلیف اُٹھا کر کچھ تو سب کا سب زاد راہ چوروں اور بد معاشوں کو دیکر گھر جا بیٹھتے ہیں - اور کچھ مفت کرایہ میں ۳۰ یا ۴۰ روپیہ برباد کر کر کف افسوس ملتے ہیں - اب یہاں نیو ساؤتھ ویلز میں سوائے انگریزی دان دوسرا شخص نہیں پہنچ سکتا ہے - کیونکہ یہاں کے پارلیمنٹ نے یہ بل پاس کر دیا ہے کہ سوائے انگریزی دان کے یا اُس شخص کے کہ جسکے پاس دو سو پونڈ ہو - کوئی نہ آسکے - کیونکہ زبان جاننے سے یا روپیہ پاس ہونے سے وہ اپنا کاروزگار شروع کر سکتا ہے - دراصل یہ قانون اپنے ہندوستانی بھائیوں نے ہی خواہ نخواہ جاری کرایا کیونکہ وہ بیچارے ہندوستانکے پروردہ پاؤں سے ننگے اور کپڑے نہیں جوئیں خراب اور خستہ حال یہاں آتے تھے جس سے گورنمنٹ نے بیماری کے خوف سے یا کسی دیگر مصلحت سے یہ بل پاس کر دیا - اور قید اُن دو امورات بالا کی لگا دی - میری اس بالا تحریر سے یہ مطلب ہے کہ جو جو صاحب یہ اطلاع پڑھیں - اپنے عزیزان اور خویشان کو مطلع کر دیویں - کہ مفت میں تکلیف میں نہ پڑیں - اور ادھر کے آنے کیواسطے اپنی عزیز جانیں اور مال ضائع نہ کریں - اور اگر ہمت ہو - تو ساؤتھ افریقہ میں جانیکا ارادہ رکھیں - کیونکہ وہاں عنقریب جنگ کا خاتمہ ہے - اور بعد میں وہاں لعل کی کانیں اور دیگر معدنیات کے کارخانے ہیں - اور معقول روزگار بھی دستیاب ہو سکتا ہے - وہاں جانیکا ارادہ ضرور کریں - اور اپنی قسمت آزمائی کریں -

صفائی بازارات بدرجہ اول اس ملک میں رہتی ہے - اور ہر جگہ باغات اور فوارے قابل دید لگے ہوئے ہیں ہر ایک قسم کا میوہ سوائے بادام کے اس ملک میں پیدا ہوتا ہے اور روپیہ کی بہتایت استقدر ہے کہ جسقدر چیز ہندوستان میں ایک پیسہ کی آتی ہے - اُسی قدر یہاں ایک روپیہ میں آتی ہے - مگر باوجود اسقدر گرانی کے ہر ایک شے اسطرح ہر ایک فرد بشر کو مل سکتی ہے - کہ وہ قبول نہیں کرتا -

پچھلے چند ہفتوں میں طاعون کی بیماری کی پچل شہر میں ہو گئی تھی - مگر گورنمنٹ کے حکم سے ہر ایک جگہ بند گاہ اور گھروں میں خوب ہی صفائی کرا دی گئی - اور اب بالکل نام و نشان نہیں ہے -

چند یوم کا عرصہ گذرا ہے - کہ یہاں ایک آدمی بطور (کیوریاسٹی) عجائب کے آیا ہوا تھا - جسکی عمر ۳۶ سال کی تھی اور قد میں صرف دو فٹ ۱ انچ تھا - بندہ نے خود اُس سے گفتگو کی تھی - اور اُسکی آواز ایک چھوٹے بچے کی آواز سے بھی بالکل کمزور تھی اور مشکل سنائی دیتی تھی - اور ایسا ہی یہاں دو عورتیں بطور عجوبہ کے آئی تھیں انکی عمر ایک کی تو ۲۶ سال کی تھی جسکا وزن ۳۶ سٹون تھا - اور دوسری اسکی چھوٹی بہن جو عمر میں ۱۷ سال کی تھی اُسکا وزن ۲۴ سٹون تھا ایسی ایسی عجائب دیکھکر پھر بھی بعض مردود خداوند تعالیٰ کے ہونے اور اُسکی ذات پاک کو نہیں مانتے ہیں -

اگر میری اس بالائی تحریر میں کسی جگہ عبارت بیڈھنگی ہو تو التماس ہے کہ معاف فرماویں کیونکہ مجھے محاورہ بالکل بھول گیا ہے - والسلام -

خادم قوم - محمد عبد الحکیم از شہر سڈنی - ۱۸ جون ۱۹۰۰ء

بینظیر حبیبی حمائل شریف مترجم

یہ حمایت نہایت ہی صحیح و خوشخط - عمدہ کاغذ نفیس چھاپہ جسکی صحت آٹھ مولویوں حافظوں قاریوں سے کرائی گئی ہے جنکی مواہیر حمایل کے آخیر میں ثبت ہیں منشی محمد عبد الغنی صاحب خلف الصدق منشی ممتاز علی صاحب مہاجر مکی مشہور خوشنویس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے - ترجمہ مولوی شاہ عبد القادر صاحب دہلوی کا ہے متن کی عبارت پر خوشرنگ حنا کی گئی ہے جلد نہایت عمدہ - باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ کچھ بھی نہیں مجلد بار غیر مجلد عاجز (کل فرمائشیں بنام منیجر اخبار وکیل امرتسر آنی چاہئیں -)

ترجمہ اردو سفرنامہ محمد ابن جبیر اندلسی

یہ وہ نادر زمانہ ہے کہ جسکی عربی کی کاپی ہی میسر نہ تھی - اب اُردو میں موجود ہے ۵۷۸ھ ہجری سے ۵۸۱ھ ہجری تک کے حالات سفر اس خوبی سے کہ آجتک کسی مورخ نے نہیں لکھے ہر شہر اور قصبہ کے حالات بہت شرح و بسط سے لکھتا ہے - یہ سیاح ابن بطوطہ سے سو برس پہلے تھا - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی تو ایک ایک چیز ناپ تولکر لکھی ہے - کاغذ اعلیٰ درجہ کا چھپائی عمدہ - تحریر بے نظیر قیمت علاوہ محصول ڈاک ۲ دو روپیہ (عاجز)

المشتہر - حافظ احمد علی خان شوق مالک مطبع احمدی ریاست رامپور کوچہ لنگر خاں

علم الفقہ
مسائل فقہیہ و ضروریات دینیہ کے سیکھنے کے لئے نہایت سلیس اور عام فہم اردو زبان میں بہترین علم فقہ کی سب سے بے نظیر جامع کتاب - مسمی بہ
خزانۃ المفتین و سیف الطالبین
فتح الرفیق یہ عنایت کریم حقانی
تحفہ الخلائق معاملہ کی کنجی
تحفہ بہشتی حلوائی
عنایت اللہ تحفہ حاجی خان
مراقی الفلاح حاشیہ نور الایضاح
وغیرہ سے تالیف کیا گیا
جلد اول جس میں
طہارت کا بیان ہے
قیمت صرف
مشتہر
منیجر اخبار وکیل امرتسر
ایک ترکی خاص کی خاص
ایک ترکی
تصاویر ایک
کے واسطے
اسی نام کا
ایک
ایک
حالات کی
کا
محصول ڈاک زائد خریدار
عیب فرمائی
ہدایت فرمائی
صفحہ
کیا ہے
حالات
محصول کا اسکے
شخص کو
عیب

معزز و محترم جناب اڈیٹر صاحب۔

السلام علیکم۔ یہ محض افضال و مکارم ایزدی کا نتیجہ ہے کہ باستثنائے باہمی والہ (بعض اضلاع میں) اسجگہ بھی اب نمایاں کمی ہوگئی ہے مضافات و قصبہ جلال آباد کو مہلک مرض کالرہ کے عذاب الیم سے نجات دیکر خداوند کریم نے بنظر ترحم باران رحمت کا جائے نزول قرار دیا وقت پر اجرائے بارش اور طغیانی دریا و انہار سے چاروں طرف سبزہ زار اور موسم خوشگوار ہے مرزا ولی اللہ خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس نے جو ایک جلیل القدر قدیم راجگان راجوری خاندان کے نونہال خلق مجسم حلیم الطبع مستعد و متین ہمدرد بنی نوع بالیاقت کارکن اور ہر دلعزیز ہیں باوجود عدم ذمہ واری کی انتظام انسداد ہیضہ میں جو کچھ حصہ لیا وہ انہی کا حق تھا مبتلا دیہات میں روزمرہ ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ دورہ کرنے اور قصبہ کے مریضان کی دلجوئی و خبرگیری میں اسقدر حد اعتدال سے گذر کر منہمک رہے اور احتیاط کو نظر انداز کر دیا کہ خود بھی (نصیب اعداء) اس ناہنجار مرض کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے بارے الحمد للہ رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت + ہر ادنی اور اعلیٰ و صغیر و کبیر مرزا صاحب کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے و اقعی مرزا صاحب کا وجود علاقہ ہذا کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ اور باعث خوش قسمتی ہے رعایائے علاقہ جسقدر انکی ذات ستودہ صفات پر ناز اور افتخار کرے زیبا اور شایان شان ہے۔ نور محمد و کیسٹر متعینہ کالرہ ڈیوٹی نے بھی اپنی فرض منصبی کو بڑی خوش اسلوبی و نیک نیتی سے انجام دیکر مبتلا علاقہ کے لوگوں کو تسخیر کر لیا سنا گیا ہے کہ سرکردگان مبتلا دیہات جہاں نور محمد متعین تھا اسکی بہبودی کے لئے ایک محضر نامہ تیار کر کے انکی محکمہ میں بھیجنے کی خواہش ظاہر کر رہے ہیں۔ پبلک ان ہر دو کے حسن خدمات کی نہایت شکر گذار ہے۔ ہم بخلوص دلی پبلک کی جانب سے اپنی مہربان عادل اور کرم گستر گورنمنٹ کے حضور گذارش کرتے ہیں کہ ازراہ الطاف خسروانہ مرزا صاحب اور نور محمد کی بذریعہ انعام یا ترقی حوصلہ افزائی فرماوے۔

اب ہم حکام کورٹ آف وارڈس ممدوٹ سٹیٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد دین صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ و عبدالرحمن کمپونڈر کی جنکو فن طبابت میں کمال حاصل ہے۔ اور اپنے فرض منصبی کی انجام دہی میں احسن طریق سے عمل پیرا رہے ہیں انہوں نے اپنی عیش و آرام کو مریضان کالرہ کیخدمت اور معالجہ پر قربان کر رکھا تھا یہانتک کہ اگر کھانا کھاتے وقت کسی مریض جدید کی نسبت اطلاع ہوئی کھانا وہیں چھوڑ بر سر موقعہ پہنچکر بسرعت و تعجیل مناسب معالجہ شروع کر دیا بفضل خدا اس جانفشانی کا نتیجہ بھی اطمینان بخش ظہور میں آیا یعنے صحت یابی کا نمبر اموات سے بڑھکر رہا ان اہم خدمات کے صلہ میں خزانہ ریاست سے انعام عطا فرما کر عزت افزائی فرمائینگے۔

ہم یہ بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے بعض اعلیٰ عہدیداران ریاست نے اس موقعہ پر انتظام انسداد کالرہ میں کوئی قابل قدر حصہ لیکر پبلک کو ممنون احسان نہیں بنایا اور مندرجہ بالا صاحبان کو انسدادی تجاویز ہیضہ میں خاصکر ایک اعلیٰ عہدیدار کی عدم موجودگی سے سخت تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں جنکی تلافی ناممکن ہے۔ راقم نامگار

از جلال آباد۔

ندوۃ العلماء اور دار العلوم کی ضرورت شدید

عرصہ بعید سے مسلمانوں کو جو ایک متبرک اور مقدس دینی انجمن کی ضرورت تھی۔ بحمد اللہ اسکی بنیاد خدا کے فضل و کرم سے علمائے دینی نے اپنے دست مبارک سے قائم کر دی۔ مگر انجام اسکا ہر شہر کے امراء و تجار کے اختیار میں ہے کیونکہ ادنی ادنی کاموں میں جب روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے تو چہ جائیکہ کہ یہ اہم کام جس سے کل مسلمانوں کی اولاد و نکو دینی اور دنیاوی فائدہ پہنچیگا اسکا بغیر امداد امراء و تجار کے انجام ہونا امر محال اور دشوار ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ اس انجمن کا ایک ضروری اور اعلیٰ مقصد دینی تعلیم کا ہے کہ جسکی کارروائی شروع کرنیکے لئے اس احکم الحاکمین کی درگاہ عالی میں درخواست کرتے ہیں کہ جسکا ہر اعلیٰ ادنیٰ محتاج ہے اور وہ مالک اپنے وعدہ کا بہت سچا ہے اور آسمان و زمین کے خزانوں کا مالک حقیقی ہے اور ہر شخص کا وہی معین و مددگار ہے اور ایسا مددگار ہے جسکی وجہ سے دنیا میں یہ سب صورتیں نظر آرہی ہیں اور جسکا بھیجا ہوا دین اسلام ہے اور اصل دین علم العلوم قرآن اور حدیث اور اُس مالک نے اپنے آپکو نعم المولیٰ و نعم النصیر ظاہر کر کے اور پوریطور سے ثابت کر کے دکھلایا ہے اور یہی ارشاد فرمایا ہے۔ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ۝ اسلئے اے سمیع بصیر و علی و قدیر و کریم و علیم سب سے پہلے تیری درگاہ میں جو درخواست ہے اُسکو تو قبول کرلے اور ہفت سالہ بچے کو استقلال عطا کر اور احسن طریقہ چلنے کے لئے ایسا اسباب مہیا فرما جس سے اُسکی بقا قیامت تک قائم رہے اور اس سے اہل اسلام مستفید ہوں اور اس بچے کو آفت ناگہانی اور حسد کی نگاہوں سے بچا۔ اور اُسکے نیست و نابود کرنیوالے کو حق پسندی عطا کر اور اُنکے تعصب اور نفسانیت اور خود رائی کی گرہ کو کھولدے اور اے مولا اس بچہ ہونہار کو اپنے سایۂ آغوش میں جگہ دی اس کی پرورش کرنا ایک گونا اسلام کی پرورش کرنا ہے سبحان اللہ کیا خوب کسی فصیح اللسان بزرگ نے یہ شعر کہا ہے ؎

گدا چوں کرم بیند و لطف و ناز + نگردد دزد زبان نخشندہ باز + اے مولیٰ تو نے اس کم سن غریب انجمن پر شروع قیام سے لیکر آجتک جیسی خاص رحمت نازل کی ہے وہ حقیقت میں دوسری انجمنوں کو اسوقت سن شعور پر بھی نہیں پہنچی تیری ایسی رحمت اس کم سن انجمن ہونہار پر ہے جس سے امید ہوتی ہے کہ یہ ہونہار بچہ مسلمانوں کے گروہ میں علمی ترقی دینی ترقی میں ضرب المثل پیش کیا جائیگا۔ کیونکہ یہ ہونہار بچہ یعنے انجمن ندوۃ العلماء تیری خالص دین کے استحکام اور اشاعت اسلام اور تیری حقانیت ثابت کرنیکے لئے قائم ہوئی ہے وہ تیرے دامن پر فیض کو نہ پکڑے اور تیرے دروازے پر عجز و الحاح نہ کرے تو پھر کونسا دوسرا دروازہ ہے جہاں جائیں۔ اور ماشاء اللہ چشم بد دور اسوقت تک جو کچھ یہ ہونہار بچہ ترقی کر رہا ہے وہ تیرے ہی حکم سے ہے اور آئندہ جو کچھ ترقی کریگا وہ تیرے ہی حکم سے ہوگی غرض بغیر تیرے حکم اور مدد کے کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ اگر تو چاہے تو اس ہونہار بچہ کے مخالفوں کو موافق بنا دے اور ان لوگوں کے قلوب کو پھیر دے اور چاہے تو راہ مستقیم پر لاوے پس تیری ہی مدد سے اسکی ایسی ترقی ہوگی کہ اسلام کے چھوٹے چھوٹے پودے جب پھولے پھلینگے اُسوقت اسلام کی شوکت کو بڑھائینگے اے ہمارے اسلامی بھائیو یہ متبرک انجمن ندوۃ العلماء جسکی پیاری پیاری صدا آپلوگ سات برس سے سن رہے ہیں آج اُس انجمن نے آپ لوگوں کے سامنے اپنی غرض کو پیش کیا ہے اور وہ غرض دینی غرض ہے۔ تو اب انجمن کو دیکھنا ہے کہ اس دینی امتحان میں کون ایسا دینی جوانمرد ہے جو کامیاب ہوتا ہے۔ کیونکہ بیوفا ناپائدار دولت کو بیچکر وفادار پائدار دولت کو خریدتا ہے اور یہ وہ دولت ہے کہ اسکے لئے انسان کیا کچھ نہیں کرتا ہے کیونکہ اس دولت کو دیکر دوسری زندگی میں عاقبت خریدتا ہے۔ اور اس دولت زوال ہونیوالی کو اس دولت لازوال کے سامنے ایک ذرہ کے برابر بھی وقعت نہیں ہے اور اس بچہ کی اسوقت مالی امداد کرنا ہم لوگوں کیواسطے نہایت عمدہ اشجار بار دار اور گلہائے معطر کا حکم رکھتا ہے تو ایسی جگہ جہاں ایک بیج دینے سے سیکڑوں بیج ہوں ہاں مدد کرنا گویا دوسری زندگی کو عافیت پہنچانا ہے کیونکہ تجربہ بھی اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ دوسری زندگی کو جہاں ہمیشہ بسر کرنا ہے اُسکے لئے دولت ناپائدار کا فروخت کرنا ایسا ہے کہ جسکے مقابلہ میں ہفت سلطنت کی بھی کچھ حقیقت نہیں تو پھر ایسی دولت لازوال جسکو زوال نہیں ہے اور جسکی جہ سے دوسری

ایک پادری کا نیک نام

پادری اے۔ اے پاور ساکن ایمپوریا۔ ضلع کان لکھتے ہیں مجھے سفراوی قولنج کا ایک دفعہ سخت دورا ہوا میں نے چمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال Chamberlains Colic کی ایک بوتل خرید کی اور دو خوراکیں استعمال کیں جن سے مجھے کامل شفا ہوگئی۔ یہی پادری صاحب پھر لکھتے ہیں۔ میرا ایک ہمسایہ جو گلی کی دوسری طرف رہتا تھا درد قولنج ایک ہفتہ تک بیمار رہا اُس نے دو تین بوتلیں ڈاکٹر کے نسخے کی تین چار دن میں استعمال کیں۔ اس سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ اور ڈاکٹر کو بلایا۔ جب اسکے علاج سے بھی چند دنوں کچھ افاقہ نہ ہوا تو اُسنے جواب دیدیا۔ دوسری صبح اُسے دیکھنے گیا۔ تو اُس نے کہا کہ انتڑیوں کی پیچش سے میری حالت سخت نازک اور تکلیف دہ ہو رہی ہے خون کے مروڑ ہر وقت جاری ہیں میں نے اس سے پوچھا کیا تم نے چمبرلین کی دوائی قولنج و ہیضہ و اسہال بھی استعمال کی ہے۔ اُس نے جواب دیا نہیں۔ یہ سنکر میں گھر سے اپنی بوتل لے گیا۔ اور اپنے ہاتھ سے ایک خوراک دی اور کہا کہ اگر اس سے افاقہ نہ ہو پندرہ بیس منٹ بعد دوسری خوراک پینا۔ لیکن اُسے پھر دوائی پینے کی ضرورت نہ پڑی ایک ہی خوراک سے بالکل چنگا بھلا ہو گیا۔

یہ دوائی شیخ فیروز الدین سوداگر ادویات ہال بازار امرتسر سے ملسکتی ہے

زندگی میں عافیت پہنچیگی اسمیں مدد کرنا گویا اپنی مدد کرکے دوسری زندگی میں آرام اُٹھانا ہی تو اسوقت اس انجمن کا اعلیٰ مقصد سرمایہ دارالعلوم مہیا کرنا ہے۔ افسوس ایکے سال عظیم آباد میں جو حالت طاعون کی ہوئی اُسی سی ہر شخص واقف ہوگا اور بوجہ نہونے سالانہ جلسہ کے دارالعلوم کی کارروائی چلانیمیں کسقدر دقت اور دشواری پیش آرہی ہے مگر مسلمانونکو بھولے سی بھی اُسکا خیال نہیں ہوتا ہے کہ کتنی مدتونکے بعد علماء کی محنت کا نتیجہ ظہور میں آیا مگر ایکایک گردش زمانہ سی عظیم آباد میں سالانہ جلسہ نہیں ہوا تو اُسکو مشیت خدا کہیں یا اپنا قصور بے ہمتی کا کہیں یا بے علم ہونیکا قصور کہیں یا بیدین ہونیکا قصور کہیں یا بیطاقت اور بے حوصلہ ہونے کا قصور کہیں غرض کہ یہ سب خود کردہ ہے افسوس مسلمانونکی موجودہ حالت پر جب نظر ڈالتا ہوں تو مارے صدمہ کے عجب حالت ہوجاتی ہے اور دل ہے کہ قابو سے نکلا جاتا ہے ہزار ضبط کرتا ہوں مگر آنسو نکل ہی جاتا ہے ؎ یہ پارۂ دل آہ کہ ماری نکل آئے + پتھر کو لگی چوٹ شرارے نکل آئے + نعوذ باللہ ہماری قوم ایک دارالعلوم کے اخراجات کی کفیل نہیں ہوسکتی ہے حالانکہ فضول کاموں میں جسقدر بیجا خرچ ہوا کرتا ہے اُس میں پست ہمتی کچھ نہیں ہوتی ہے بلکہ اولعزمی سے اُس کام میں قدم رکھتے ہیں جیسے عیاشی - شراب خواری - چنڈوبازی - مقدمہ بازی - ناچ رنگ دیکھنا - مجرا سُننا - فضول دعوت کرنا - بٹیر بازی تھیٹر کا تماشا دیکھنا - پیسیریوں سی سانپ نکلوانا - بندر نچوانا - چوسر شطرنج وغیرہ کھیلنا - خلاصہ یہ کہ ایسی ایسے فعل کارخیر سمجھے جاتے ہیں - اگر ان سب اخراجات سی بچگیا تو خانہ داری اور اسباب آرام طلبی سی کب بچتا ہے کہ کارخیر میں خرچ کرنے کے لئے قدم رکھیں - افسوس مسلمانوں کو علم و ہنر کے بعد - جہالت اور بے ہنری بے علمی نصیب ہوئی اقبال کے بعد ادبار اور افلاس میں مبتلا ہوئے افسوس مسلمانونکی موجودہ حالت کو دیکھکر مسلمان ہی کے گروہ کا ایک شخص آنسو کا دریا بہا رہا ہے اور حسرت سی اپنی قوم کو دیکھتا ہے اور یہ خیال کرتا ہے کہ علم دین اب اُٹھا جاتا ہے بلکہ بہت قریب ہے کہ اُٹھ جائیگا تو روسا لوگ مسئلہ مسائل بتائینگے اور بجائے الحمد حلجمد سکھائینگے - افسوس پہلے ہماری قوم مالی علمی دینی دنیوی غرضکہ ہر علوم اور ہر ہنر - اخلاق تہذیب شجاعت - عدل - مروت وغیرہ کی ترقیونمیں اپنا جواب روئے زمین پر نہیں رکھتی تھی مگر اب وہی قوم بدا قبالی کی سرحد تک پہنچی تو یہ بھی خبر نہیں کہ یہ قوم پہلے کیا تھی اور اب کیا ہوگئی کیونکہ اُسوقت سے اسوقت تک پیر پسار کر جو یہ قوم غفلت کی نیند سوئی تو آجتک بیدار نہیں ہوئی اسکی خبر بھی نہیں کہ پہلے کیا تھے اور اب کیا ہوگئے ؎ آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم + اب ہوئے خاک انتہا ہے یہ + کاش قبل سی اپنی حالت کو درست کرتے رہتے تو علمی دین کی ایسی بدتر حالت نہ پہنچتی بلکہ روز بروز ترقی دینی کرتے جاتے ؎ رسیدہ ایم بجائے کہ کس بما نرسید + باوج بیکسی ما پر بما نرسید + اگر ہم لوگ اب بھی متنبہ نہوئے اور ہماری غفلت اور بے پروائی خدانخواستہ اسی طرح رہی تو وہ روز بد جو نظر دنمیں گھوم رہا ہے بلکہ آنیوالا ہے جسکی وجہ سے معزز گروہ مسلمان کے نام سے ہرگز باقی نہ رہیگا کہ جو مسلمان کے نام سے پکارا جائے بلکہ نام سُننا بھی باقی نہ رہیگا ؎ پستی قومی ندارد این تنزل در نظر + اوج قومی رانہ بیند دیدۂ پستی چنیں + تو وہ کون ایسا قسی القلب ہے جسکو مسلمانوں کے اس حالت زار اور بیکسی اور بے بسی اور بے علمی اور بے ہنری پر رونا نہ آتا ہو ؎ داستان عبرت ما گر بگردوں بگذرد + ابر رائید کہ تر دارد زمژگان آستین + جائے آن دارد کزیں موج حوادث بچو سیل + سرکشد گردوں گرداں در گریبان

جون اور جولائی کے مہینوں میں ہمارے بچے کے دانت نکل رہے - جس سی اُسکو اسہال جاری ہوگیا تھا اور معدہ میں خرابی پڑگئی ہے - دن میں اُسی پانچ سی لیکر آٹھ مرتبہ تک اجابت ہوتی ہمارے گھر میں چمبرلین Chamberlains colic cholera کی دوائی قولنج وہیضہ واسہال Diarrhoea Remedy موجود تھی اسمیں سی بینے چار قطرے چمچہ بھر پانی میں اُسی پلادئے جس سی اُسے فی الفور آرام ہوگیا - راقم - او - پی - ایم - ہال - ڈے - ساکن ڈیننگ ضلع انڈیانا -

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات ہال بازار امرت سر سے مل سکتی ہے

زین + مگر افسوس کہ ہمارے مسلمان بھائی خود غفلت کی نیند میں ایسے بے خبر سوئے ہیں کہ چیخنی چلانے پر بھی کروٹ نہیں بدلتے ہیں - مسلمانوں اب بھی غفلت کی نیند سی چونکو کبھی تو اپنے اوپر نفرین کرو اور سوچو کہ ہمارے سلف صالحین نے کیسی ترقی مالی کی تھی اور ہر علوم و فنون میں کس درجہ کی ترقی کی تھی - اور اب تمہاری کیوں ایسی بدتر حالت ہوگئی کیا تم کو اسکی خبر نہیں ہے کہ کیوں تمہاری حالت خراب ہوگئی ہے کیوں تم بام ترقی پر سے حضیض تنزل میں گرادئے گئے اسکو خوب یاد رکھو کہ - اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ - یعنی جبتک کوئی قوم اپنی تباہی کا سامان خود اپنے ہاتھوں نہیں کرتی - تباہ نہیں ہوتی - کیا تم نے یہ نہیں سُنا ہے ؎ زمانہ لگاتا ہے گو لاکھ ٹھوکر + نصیحت نہیں کارگر اُن کو ہوتی + نہ ہوتا اُنہیں رشک گردو سر و بر + گرے ہیں تو گرتے ہی جاتے ہیں نیچے + جیسی کرنی ویسی بھرنی ؎ دیدۂ عبرت کشا قدرت حق را بہ بیں + شامت اعمال ما صورت نادر گرفت + اب بھی ہم لوگ ایک رائے ہوکر اپنے سلف صالحین کی پیروی کریں اور اللہ کا نام لیکر مسلمانونکی یادگار میں جو دارالعلوم قائم ہوا ہے اسکی بقا اور اُسکے اخراجات مہیا کرنیکی فکر اپنے ضروری کاموں سی بڑھکر سمجھیں اور سب سے زیادہ اسکا خیال امرا - تجار کو چاہئے کہ اسکو دینی امور اور کارخیر سمجھکر اپنے کل کاموں پر مقدم سمجھیں - کیونکہ بعد موت کے تین چیز یادگار ہے - مدرسہ - عالم اولاد صالح - اور خالی اشک بہانے سی کام نہیں نکلتا ہے ؎ عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال + صد سال میتواں بتمنا گریستن + تو ایسی حالت میں ہم لوگونکو مجموعی قوت سی کام لیکر ہر شخص اپنی اپنی ہمت کے موافق زر چندہ امدادی مہیا کرکے بہت جلد دفتر ندوۃ العلماء شہر لکھنؤ محلہ گولا گنج مہتمم ندوہ کے پاس روانہ کریں اور سعادت دارین حاصل کریں - اور زیادہ مجکو عظیم آباد کے امرا - تجار - رؤسا سے امید قوی ہے کہ اس کارخیر میں بہ نسبت اور شہرونکے اول قدم رکھینگے - چونکہ یہ حق عظیم آباد کا سمجھا گیا ہے کیونکہ اسی عظیم آباد کی وجہ سے ندوہ کا ایک سال کا زر چندہ و زر امدادی - نقصان ہوا - تو اُسکا مکافات ضرور چاہئے اور وعدہ ایفا کا بھی خیال کرنا کل کاموں سے ضروری ہے - مینے اشارتاً کہہ دیا - تاکہ ابھی سے آٹھویں جلسہ کی فکر کریں تاکہ اوایل اکتوبر میں علماء ندوہ کی زیارت سی ہم لوگ مشرف ہوں - اور اسکے قبل بھی ایک تحریر عظیم آباد ہم لکھ چکے ہیں اُسکا خیال ضرور کرنا چاہئے - اور بلند ہمتی کے سبق کو ضرور پڑھنا چاہئے - ہمت مرداں مدد خدا - اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی

راقم سید علی اسلم پھلواروی - پٹنہ محلہ لودی کٹرہ

مسجد محمد مظفر خان صاحب مرحوم خانگو ضلع بانی مسجد کے لئے صدق دل سے درگاہ غفار الذنوب میں عرض ہے کہ خداوند کریم

اپنی رحمت و مغفرت سی مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور اُسکے وارثونکو اسکے قدم بقدم چلنے اور اسکے ہم خیال ہونے کی توفیق عطا فرمائے - ناظرین اخبار پر واضح ہو کہ بزرگ مرحوم اپنے زمانہ کے نوشیرواں و رستم گذرے ہیں - انکے کارناموں کا ذکر طویل ہے ایکوقعہ نہیں کہ مفصل گذارش کیا جاوے اسلئے صرف مطلب کا اظہار کیا جاتا ہے - خانصاحب مرحوم نے اپنے حین حیات میں ایک نہایت عالیشان مسجد جو میرے خیال میں علاقہ سرحدی میں اپنی نظیر آپ ہی ہے بصرف زر کثیر جو صرف محاصل کاشتکاری کی آمدنی سے سنا جاتا ہے تعمیر کرائی تھی جسکی عمارت اور نقش نگار مرحوم کے اخلاص و ارادہ کی زبان حال سے تعریف کر رہے ہیں - اور عامہ نماز گذار مسلمان نیز مرحوم کو دعائے خیر سے

میرا بچہ مرض اسہال سی سخت بیمار ہوگیا - ڈاکٹر کے معالجہ سی اُسے کچھ افاقہ نہوا - بطور آخری تدبیر ہم نے چمبرلین کی دوائی ہیضہ و اسہال و قولنج Chamberlains colic cholera & Diarrhea Remedy کا استعمال کیا اور اس سی یک لخت کامل شفا ہوگئی - راقم جے - ایچ - ڈوکسا - ساکن دلیز ضلع اوریگان -

یہ دوائی شیخ فیروزالدین سوداگر ادویات ہال بازار امرت سر سے مل سکتی ہے

ارشادات قرآن

نہایت نادانی کی بات ہے کہ مسلمان قرآن مجید کو معانی و مطالب سمجھنے کے لئے نہیں پڑھتے ہیں - مطابق کوشش نہیں کرتے اس سے نہ ہدایت حاصل کرتے ہیں - نہ اسکی ہدایتوں پر عمل کرتے ہیں - وہ قرآن ہی تو ہے جو تمام عالم کو ہدایت حاصل کرنے کی دعوت دیتا ہے - اور ہر ہر مسلمان کو مخاطب کرکے ارشاد فرماتا ہے - مگر مسلمانوں کی بدنصیبی سی آج قرآن ہی مہجور ہے - اور ہر مسلمان اسکا پڑھنا جانتا ہے - اسکا سمجھنا نہیں جانتا - اسکے ارشادات پر عمل کرنا نہیں جانتا - اسکی ہدایتوں کو اپنی زندگی میں جاری کرنا نہیں جانتا - اسکی تعلیم کو اپنی زندگی میں داخل

یاد کرتے ہیں۔ لیکن جب مسجد کے آج تک کی کس مپرسانہ حالت کا خیال آتا ہی تو بے اختیار دل سے آہ نکلتی ہی۔ اور مرحوم کے ارادوں کے مقابلے میں اسکے ارادہ کا خاکہ صاف پیش نظر آجاتا ہی۔ اس لئے نہایت افسوس سے عرض کیا جاتا ہی کہ وہ لوگ جو مرحوم کے ورثا میں سے خوانین کہلاتے ہیں اور اچھے ذی مقدرت لوگ ہیں۔ اپنی توجہ کی آنکھ کو مسجد کی حالت موجودہ کی طرف منعطف فرماویں اور اس معبد کی جسکو عبادتگاہ ہونے کی وجہ سے خانہ خدا کہا کرتے ہیں۔ قدرے مزاج پرسی کریں جس وقت اس عالیشان عمارت کی بعض دیواروں میں شگاف اور فرش کی ابتر حالت نظر آتی ہی دل سے نعرہ نکلتا ہی افسوس کہ وہ لوگ جو شادیوں میں فضول اخراجات کو اپنا فخر سمجھتے ہیں۔ اور ڈوم لوگوں اور ناچنے والے لونڈوں کو مجلس رقص و سرود میں ایک دوسرے کی ضد سی روپیہ پیسہ سے خوش کرنے میں اپنی فضیلت سمجھتے ہیں۔ خدا کا خوف کرکے بجائے ایسے کاموں کے اس عبادتخانہ کی مرمت کی طرف متوجہ ہوکر سعادت دارین حاصل کریں۔ مسجد کو آجکل مرمت کی اشد ضرورت ہی جسقدر جلدی ممکن ہو مرمت ہوجانی چاہئے۔ اگر کسی خاص صاحب کے لئے فرداً یہ کام مشکل ہو۔ تو عام مسلمانوں سے بذریعہ چندہ کے روپیہ وصول کرکے اس کار خیر کا جلدی سر انجام کرنا چاہئے۔

راقم حزیدار وکیل۔ نمبر ۲۲۸۶

مرزا عبداللہ حسرتی کو کانپور میں چار برس قید سخت اور دو سو روپیہ جرمانہ کی سزا ملی ہے۔ مسٹر پورٹر صاحب مجسٹریٹ کا فیصلہ حسب ذیل ہی: مسٹر پورٹر نے اپنے فیصلہ میں لکھا ہی ملزم پر جسکا اصلی نام مرزا عبداللہ حسرتی ہی اور اپنا نام پرماتما سہائی برہمن مشہور کرتا ہی الزام زیر دفعات ۴۲۰ و ۴۷۰ تعزیرات ہند قائم ہی۔ روپیہ اسکو اصل میں الہ آباد میں دیا گیا تھا مگر چونکہ ارتکاب جرم کا سلسلہ اور اُسکے نتائج کانپور میں واقع ہوئے ہیں اسلئے میں خیال کرتا ہوں کہ مجھکو زیر دفعات ۱۶۹ و ۱۸۲ ضابطہ فوجداری کی سماعت مقدمہ کا اختیار حاصل ہی۔ ۶ مئی کو مسٹر اوبرائن نے عبداللہ کی ملاقات امریکن زنانہ مشن کی لیڈی مس مے سے کرائی۔ عبداللہ نے عندالملاقات مس مے سے اپنے تئیں برہمن بیان کیا اور جنیو دکھلایا۔ کہا کہ میں نہایت مصیبت میں ہوں آپ میری بیوی کو اپنے پاس رکھیں میرا ارادہ خودکشی کرنیکا ہی اور درخواست کی کہ دو میں سے ایک کی جان بچالیجائے دوسری ملاقات کیوقت مس مے کے پاس چندو نامی عورت کو لایا جسکو اپنی جورو بیان کیا اصل میں وہ متھرا کی ایک طوائف تھی۔ عبداللہ نے بیان کیا کہ اُسکا ارادہ خودکشی چندو پر ظاہر ہوا۔ اور آخر میں یہ قرار پایا کہ مس مے اس عورت کو تعلیم دیں اور مسٹر جان ورکوشش کرکے عبداللہ کو نوکر رکھا دیں۔ عبداللہ اس بات پر راضی ہوا کہ چندو کو عیسائی تعلیم دیجاوی۔ اسمقدمس موپرانژ قائم کرکے اصلی کارروائی فوراً عمل میں آئی۔ آخر اپریل میں مس مے کلکتہ سے الہ آباد واپس آئیں تب چندو نے بیان کیا کہ میرا بھائی جوتی پرشاد سخت تکلیف میں ہی کہ اسکول کے ایک ساتھی کی گٹھری اُس سے کھو گئی ہی۔ اُس نے اپنے بھائی کی مدد کے لئے ۲۵ روپیہ پر اپنا زیور رہن کرکے روپیہ بھیجدیا ہی۔ ۲۵ روپے بھائی نے اپنے پاس سے دیئے ہیں اور ایکسو روپیہ مجھ سے منگا بھیجے ہیں چندو نے کہا مجھکو خوف ہی کہ کہیں خاوند کو یہ کیفیت معلوم نہو جائے خاوند نے منع کردیا ہی کہ بھائی جوتی پرشاد سے کوئی تعلق نہ رہے اور خاوند کو ایک دوائی کی صندوق کی قیمت دینے کے لئے عنقریب ضرورت ہوگی مس مے نے کچھ دیر سوچنے کے بعد روپیہ قرض دینا منظور کیا ملزم شام کو عورت کو گھر لایا اور مس مے ۳۰۰ روپیہ معہ سود کمرہ میں دیدیا یہ دونو ساتھ باہر نکلے ملزم نے کہا میڈم میں یقین کرتا ہوں کہ چندو نے اپنے بھائی سے ملاقات کی صاف صاف بتلادیجئے مس نے تمام کیفیت بیان کردی عبداللہ نے اپنے تئیں غصہ میں ظاہر کیا اور چلا گیا چندو بیان کرتی ہی جسکے بیان پر مجھکو اعتبار ہی کہ اُس نے یہ کل قصہ ملزم کی فرمائش سے کہا تھا اُسکا کوئی بھائی جوتی پرشاد نہیں ہی اور یہ کہ روپیہ اُسنے ملزم کے حوالے کردیا اپریل اور ابتدائی میں کئی ملاقاتیں ملزم اور مشنریو میں ہوئیں۔ ملزم گرم و سرد دونوں قسم کی گفتگو کرتا تھا۔ کبھی اپنی بیوی کے لیجانیکی خواہش کرتا تھا اور کبھی چھوڑنے کی تجویز کرتا تھا کہ مس مے قرضہ کی ادائی میں اُسکے صندوق زیورات لے لیں یہ تمام کارروائی نمائشی تھی۔ ۱۰ مئی کو عبداللہ مس مے کے ساتھ کانپور میں آیا ۱۴ کو اُسکی رضامندی سے چندو یہاں لائی گئی وہ خود اُسکو اور اُسکا صندوق مشن ہوس تک لے گیا ۱۶ مئی ملزم رام پرشاد نامی ایک زمیندار کے پاس جو بابو دیبی پرشاد پریسیڈنٹ مقامی آریہ سماج کے یہاں رہتے تھے گیا اور پوچھا کہ سکرٹری آریہ سماج کے کہاں رہتے ہیں انہوں نے جواب دیا ہم واقف نہیں ہیں اُسیدن ملزم تھوڑی دیر بعد بابو دیبی پرشاد کے مکان میں اُنسے ملا بابو دیبی پرشاد باہر گئے رام پرشاد سے ملاقات ہوئی ملزم نے اپنے تئیں اسسٹنٹ سرجن خاص ڈیوٹی پر زیر ماتحتی ڈاکٹر بیری بیان کیا اور کہا کہ مجھے ڈاکٹر بیری نے حکم دیا ہی کہ بحیثیت اسسٹنٹ سرجن زنانہ مشن جاکر مس مے سے ملاقات کرو جو علیل ہیں چونکہ میں سرکاری ملازم ہوں لہذا کوئی فیس نہیں ملی۔ عبداللہ نے یہ بھی بیان کیا کہ مس مے نے مجھ سے کہا ہی کہ ایک عالی مرتبہ اور مالدار برہمن لیڈی اُنکے ساتھ ہی اسکا بھائی اور باپ ڈپٹی کلکٹر ہیں ایک بھائی الہ آباد میں لا لکچرر سُنتے جاتا ہی مس مے نے مجھ سے کہا تھا کہ تم اس لیڈی سے ملاقات کرو میں اسکے کمرہ میں گیا اور دیکھا کہ ایک لیڈی جو ظاہرا عالیمرتبہ تھی اور سونے کے زیور پہنے ہوئے تھی اور بہت سے آہنی صندوق اسکے ساتھ تھے۔ دیوار کی طرف منہ کئے ہوئے پڑی ہی اُسی بخار چڑھا ہوا تھا اسواسطے میں اُسے دو دن سے دیکھ رہا ہوں مس مے نے کہا کہ وہ دوسرے روز اس عورت کو باہر لیجانے والی ہیں اُسکا خاوند ڈاکٹر ہی اور اس غرض سے انکے پاس چھوڑ گیا ہی کہ اُسکو عیسائی بنادیں تاکہ وہ اپنے عزیزوں سے انکی بدسلوکیوں کا بدلہ لے۔ عبداللہ نے اسپر اپنا سخت غصہ ظاہر کیا۔ اور کہا کہ میں آریہ سماج والوں کے پاس اسغرض سے آیا ہوں کہ وہ دست اندازی کریں گو یہ امر اُسکے پیشہ کے خلاف ہی بابو دیبی پرشاد قریب ۱۲ بجے کے واپس آئے اور ملزم نے یہ تمام قصہ اُنسے بھی کہہ سُنایا بابو دیبی پرشاد معہ دو دوسرے آدمیوں کے ریورنڈ جی ویسکوٹ کے بنگلہ پر گئے۔ جہاں سے اُنکے ساتھ مشن ہوس گئے مس مے سے ملاقات کی مس مے نے کہا عورت انکی قبضہ میں اپنے خاوند کے حکم سے ہی اور وہ ملاقات کی اجازت نہیں دیسکتے ہیں ریورنڈ ویسکوٹ اور بابو دیبی پرشاد کے درمیان مزید خط و کتابت ہوئی جسمیں آریہ سماج قائمقام نے نہایت اعتدال سے کارروائی کی خط و کتابت شامل مثل ہی۔ بابو دیبی پرشاد کو اب قطعی شبہ ملزم کے خلاف ہوگیا ملزم ۱۷ تاریخ کو اٹاوہ جاچکا تھا مس مے سے یہ پہلے ہی انتظام تھا کہ وہ اُسکی بیوی کو امرتسر لیجاکر اسکول میں بھرتی کردیں۔ یہ انتظام شکست ہوگیا ورنہ مجھے شک نہیں ہی کہ مس مے کو اور بھی ناخوشگوار تجربہ حاصل ہوتا ۱۹ تاریخ کو ملزم کانپور واپس آیا بابو دیبی پرشاد کو جب یہ معلوم ہوا کہ وہ مشن ہوس میں ہی انہوں نے مسٹر ہوپ صاحب کلکٹر کو اطلاع دی جو فوراً مشن پہنچے اور مس مے و ریورنڈ ویسکوٹ کی موجودگی میں ملزم کو جعلسازی اور قریباً سرکاری افسر بننے کے جرم میں مس مے اور بابو دیبی پرشاد کے بیان پر گرفتار کیا ملزم نے ایک طولانی مہمل بیان تحریری داخل کیا ہی وہ انکار کرتا ہی کہ وہ اسسٹنٹ سرجن بنا یا چندو سے تحریک کی کہ وہ جھوٹا قصہ بیان کرکے مس مے سے روپیہ حاصل کرے اُسنے بہت سے گواہ طلب کئے جنمیں سے کئی کو طلب کرنے سے پیشتر انکار کیا کہ انکی شہادت مقدمہ سے بالکل غیر متعلق تھی جن لوگوں کی شہادت لی گئی اُن میں سے ایک نے بھی ڈیفنس کے مطابق شہادت نہیں دی ملزم کو البتہ خود یہ ثابت کرنے میں کامیابی ہوئی کہ سرائے مغل کانپور کے رجسٹر میں اُسنے ذیل کا اندراج اپنی نسبت کرایا "پرماتما سہائے ولد اسری پرشاد قوم برہمن ساکن ٹانڈہ پیشہ اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر مقام آمد۔ الہ آباد" الزام زیر دفعہ ۱۷۰ کی نسبت یہ صاف ظاہر ہی کہ ملزم نے اپنے تئیں آریہ سماج سے اسسٹنٹ سرجن ماتحت ڈاکٹر بیری انچارج زنانہ مشن بیان کیا کہ اُسکو کارروائی کا موقع ملے غرض صاف ظاہر نہیں ہی کہ کیا تھی شاید مطلب یہ تھا کہ پریشانی پیدا کرکے فریقین سے روپیہ حاصل کرے اور پوشیدہ ہوجائے جس ارادہ میں اُسکو قائمقام آریہ سماج کے ایجاندارانہ برتاؤ سے ناکامیابی حاصل ہوئی۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر ہندوستان میں کوئی خطرناک بدمعاش نہیں ہی۔ ۱۸۸۶ء میں گورکھشنی سبھا کے جدوجہد کیوقت اُسنے ایک رسالہ شائع کرکے معاش پیدا کی ۱۸۸۹ء میں باہم امن قائم رکھنے کے لئے اُس سے مچلکہ لیا گیا ۱۸۹۶ء میں میں نے نواب قاسم علیخان کی درخواست پر عین کے جرم میں اس شخص کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی اور ۶ ماہ قید سخت کی سزا دی بعد اسکے یہ گورکھپور گیا جہاں اسکو بطور اوڈیئر ایک مفسد مسلمان اخبار کے جگہ ملی اور دو سال کی سزا یابی ہوئی صاحب کلکٹر پر اُسنے الزام رشوت رستانی عاید کیا تھا ۱۸۹۷ء میں بنارس کی جیل میں جس نمانے میں میں وہاں کلکٹر تھا بعد اسکے یہ متوسط ہند اور حیدرآباد کیطرف اوقات بسر کرتا رہا جہاں اُسنے اپنے تئیں خفیہ ایجنٹ مسٹر ڈگلس اسٹریٹ انسپکٹر جنرل پولیس ظاہر کیا میں اسکو زیر دفعہ

ہندوستان کی خبریں

ضلع الہ آباد کے طاعون زدہ موضع مٹوکہ میں کے متعلق طاعونی تدابیر میں قابلِ تعریف مدد دینے کے صلہ میں لوکل گورنمنٹ نے وہانکے رؤوسا شیخ ممتاز الدین وضیاء اللہ صاحبان اور ڈاکٹر محمد عظیم صاحب ایم۔بی کا علاوہ دیگر صاحبان شکریہ ادا کیا ہے۔ طاعون کا پھلا کیس ۲۔ دسمبر ۹۹ء کو ہوا۔ کل باشندے ۳۱۔ دسمبر کو علیحدہ کیمپ میں بھیج دیے گئے۔ اور مئی میں باشندوں کو اپنے گھروں میں واپس آجانیکی اجازت دیگئی۔

میر منشی سلطان محمد خانصاحب کو روانگی سے پہلے لندن میں ایک عالیشان الوداعی پارٹی دیگئی جسمیں تین سو کے قریب معزز انگریز جنمیں کئی سابق گورنر اور لفٹنٹ گورنر شامل تھے شریک ہوئے۔

فرانس کے پریسیڈنٹ نے ترکی محل واقع نمائشگاہ کے معائنہ کے بعد میر بک ترکی سفیر کو محل مذکور میں اشیاء و عجائبات کی باسلیقہ ترتیب پر مبارکباد دی۔

پٹیالہ شہر کو طغیانی سے محفوظ رکھنے کا انتظام کرنے کے لئے خود مہاراجہ صاحب مع مسٹر وارڈ برٹن کسولی سے اپنے پایۂ تخت کو تشریف لائے۔ بندوں کی درستی میں ایک ہزار مزدور مشغول ہیں بستی اور گھر میں طغیانی زور پر ہے۔

دکن بنک بمبئی کے دو خازن ڈائرکٹر ایک ایک سال قید سخت کی سزایاب ہوئے ہیں۔

کلکتہ کے قلعہ میں ایک گورہ سپاہی نے ایک بنگالی بابو کو گولی سے ہلاک کردیا ہے۔ گورہ بابو کی شکایت پر پندرہ دن قید ہوا تھا۔

ریاست کپورتھلہ کی سرسبزی۔ اصولاً ہر اک ریاست کی ترقی اسکے لائق اور دیانت دار افسروں کی نمایاں کوششوں کا نتیجہ ثابت ہوئی ہے۔ اسوقت ریاست کپورتھلہ کی سرسبزی کے متعلق جناب دیوان عزیز بخش صاحب کا تذکرہ کرنا ضروری ہے۔ جنکی بے انتہا کوششوں اور بلا تعصب فیصلوں نے تمام ریاست کے اولےٰ و اعلےٰ اشخاص کو اپنا گرویدہ و شیدا بنالیا ہے۔ تھوڑی عرصہ سے جناب دیوان صاحب کی طبیعت بہت علیل ہوگئی تھی جس سے تمام ہوا خواہانِ ریاست سخت پریشان ہورہے تھے۔ لیکن الحمد للہ الصمد اب بکو بالکل آرام ہوگیا ہے۔ اور اپنے منصبی امورات کو پھر اسی سرگرمی سے انجام دینا شروع کردیا ہے جیسا کہ آپ کا منصبی معاملات میں ذاتی شعار ہے۔ پروردگار ایسے اعلےٰ وفادار ریاست کو ہمیشہ صحیح سلامت رکھے اور اپنے مالک ریاست کی معزز نگاہوں میں ہمیشہ اپکو مقتدر خیالات کا اقتدار بخشے۔ آمین (راقم ایک خیر خواہ ریاست)

پروانہ جات خوشنودی کا حصول کلکٹر صاحب ۱۷ وار کو پچھلے ہفتہ میں سارٹیفکٹ خوشنودی عطا کرتے ہوئے بہت دشواری معلوم ہوئی۔ اُن سے کہا گیا کہ دربار عام منعقد کرکے سارٹیفکیٹ اور سندات تقسیم کئے جاویں۔ بیچارے نے دربار کیا۔ آدمی خلیق ہیں اور ہر ایک شخص کو خوش کرنے کی خواہش بھی رکھتے ہیں یہ دیکھکر کہ جن لوگوں کو سندات ملی ہیں وہ اُن لوگوں سے کسی طرح سے زیادہ حقدار نہیں ہیں جنکو نہیں دیگئی ہیں۔ ایک طرف تو سند یافتہ حضرات سے فرمایا کہ آپنے ملک کی خدمت کی سرکار نے آپکی خدمات کی قدر کی اور سندات عطا فرمائیں۔ جن لوگوں کو سارٹیفکیٹ نہیں دیئے اُنسے یہ کہا کہ آپ یہ خیال کیجئے کہ سرکار نے آپکی خدمات کی قدر نہیں کی آپکو ان سندات کی پرواہ ہی کیا ہونی چاہئے جنکی وقعت ایک ٹکڑے کاغذ سے زائد نہیں ہے آپکو یہ کیا کم انعام ملا کہ آپنے اپنا فرض ادا کرکے اپنے دل و ایمان کو خوش کیا! خطاب اور سندات کی بھوکوں کو بہلانے کی تدبیر معقول سوچی۔ بیچارے کلکٹر صاحب کرتے ہی کیا۔ سرکار کسی مقررہ اصول پر خطابات تقسیم کرتی نہیں ہے۔ کہ آسانی سے سمجھ میں آسکے اور اُس کی ماتحت مثل کلکٹر ذمہ دار اسکی توفیری نکر سکے

نتیجہ اپیل کوتوال لکھنؤ۔ ۲۴ جولائی کو مسٹر اسپنکی صاحب بہادر اڈیشنل جوڈیشل کمشنر نے رائے بہادر ٹھاکر گنیش پرشاد سنگھ سابق کوتوال لکھنؤ کی اپیل میں حکم سنایا۔ حضور نے رامول و گوبند پرشاد کے بیان پر اعتبار نہ کرکے کہ وہ کوتوالی گئے اور کوتوال سے ملے قرار دیا۔ کہ یہ ثابت نہیں ہے کہ کوتوال رام شنکر کے شریک تھے یا انہوں نے اوسکو استحصال بالجبر کی غرض سے کدارناتھ کے مکان پر بھیجا تھا۔ رامول کے کوتوالی جانے کی پنڈت جگت نرائن کی شہادت سے تائید نہیں ہوتی ہے۔ جن سے رامول نے کوتوال کی ملاقات کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ نیز صاحب جوڈیشیل کمشنر کی یہ رائے ہوئی کہ خود کدارناتھ کو جسوقت درخواست حضور لفٹنٹ گورنر کے باہیں بھیجی تھی کوتوال کی شرکت کا خیال نہ تھا۔ ورنہ ممویل میں ضرور کچھ ذکر ہوتا۔ لہذا شک کا فائدہ کوتوال کو دیا گیا۔ اور اپیل منظور ہوئی۔ سب انسپکٹر رام شنکر کی اپیل نامنظور ہوئی۔

ہندوستان کے متعلق سپہ سالار کے متعلق ابھی قطعی طور پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ نواب وزیر ہند نے حکم بھیجا ہے۔ کہ جسقدر دیسی فوج چین کو گئی ہے۔ اُسکے نصف کو برابر دیسی فوج کے ریزرو میں اضافہ کیا جاوے۔ دوسرے ڈویژن کی افواج کو روانگی کے لئے بالکل تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ کلکتہ سے ۱۱۔ اور ۱۲ ونکے درمیان جہاز ہانگ کانگ پہونچتا ہے۔ تین دیسی پلٹنوں کی بھرتی بھی مظور ہوگئی ہے۔

تین اور پانچ روپیہ مالیت کے طلائی سکے کو رائج کرنے کی تجویز کی عام مخالفت کیگئی ہے۔ امیر صاحب نے

پہاڑی نالوں کی طغیانی سے جو چوہ کھلاتے ہیں زمین کے ناقص ہوجانے کیوجہ سے گورنمنٹ کو صرف ضلع ہوشیارپور میں پچھلے بندوبست سے بعد نوّے ہزار روپیہ سالانہ کی تخفیف مالگذاری میں کرنی پڑی۔

سکندر آباد کی چھاؤنی سے جو سرکاری فوج کے سپاہی بجرم ڈکیتی گرفتار ہوئے تھے۔ ریاستی عدالت نے اونمیں سے چار کو دس دس سال قید سخت کی سزا دی ہے۔ بولارم چھاؤنی کے انگریزی عہدہ داروں نے اعتراض کیا ہے۔ کہ ریاستی عدالت کو کلکر انگریزی کی فوج کے سپاہیوں کے برخلاف مقدمہ سماعت کرنیکا اختیار نہیں۔ یہ مسئلہ اب حکام بالا کے سامنے پیش ہے۔ تاتصفیہ فوجی حکام نے دیگر ملزم پولیس کے حوالہ کرنے سے انکار کردیا ہے۔

امیر صاحب کے حکم سے وبا ہیضہ کے رفیہ کے لئے کل مساجد میں دعائیں مانگی گئیں۔ اور مکانوں و بازاروں میں گندھک اور لکڑی جلائی جارہی ہے۔ ۷۔ جولائی تک یومیہ تعداد متوفیوں کی ۱۷۵ رہی۔ بعد ازاں خاص کابل میں تو کم ہوگئی۔ مگر متصلہ علاقہ میں بھی پھیلگئی۔ خبر ہے کہ بدخشان فیض آباد وغیرہ میں بھی ہیضہ نمودار ہوگیا ہے۔ امیر صاحب لغمان میں ہیں۔ جہانسے کابل تک ٹیلیفون موجود ہے۔

پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں جاگیروں کو صرف بڑے بیٹے کا بدیں شرط حق بنانیکا مسودہ قانون پیش ہوا ہے۔ کہ وہ والد کی بیوگان اور چھوٹے بھائیوں کے گذارہ کا کفیل بنے۔ اور کہ بشرط نالائقی گورنمنٹ اوسے بالکل عاق کرکے کسی چھوٹے بھائی کو خاندان کا صدر بنا سکیگی۔

پانچ میل لمبی لائن کے لئے ہلکی ریلیں ہندوستان سے چین بھیجی گئی ہیں کہ اون سے فوجی کام لیا جاسکے۔

بخشی غضنفر علیصاحب تحصیلدار راولپنڈی کو جو اکسٹرا اسسٹنٹ ہوکر لاہور آئے ہیں وہانکو تمام رؤوسا نے الوداعی جلسہ دیا۔ جو اسلامیہ سکول میں شمس العلما سید عبداللطیف صاحب خان بہادر کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ بخشی صاحب قصور میں مامور کئے گئے ہیں۔

میاں محمد شاہدین صاحب بی۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا لاہور وڑئیں باغبان پورہ کو گورنمنٹ نے اسسٹنٹ لیگل ریمبرنسر مقرر کیا ہے۔ اس حسن انتخاب پر گورنمنٹ بلاشبہ سچی مبارکباد کی مستحق ہے۔

مہاراجہ گوالیار نے مہم چین کے زخمیوں کے لئے ہسپتالی جہاز مرتب کرنے کے لئے بیس لاکھ روپیہ گورنمنٹ کی نذر کیا۔ جو بخوشی منظور ہوا ہے۔ اور جناب قیصرہ ہند نے اس مہتم بالشان امداد کا دلی شکریہ بذریعہ ٹیلیگرام ادا فرمایا ہے۔

ضلع پونا میں ایک گڈریئے نے بوجہ عناد تقریباً چودہ پندرہ آدمی جنمیں چند اُسکے قریبی رشتہ دار تھے قتل کردیا اور خود جنگل کو بھاگ گیا۔ وہ ابتک نہیں پکڑا گیا۔ مقتولین میں اوسکی بیوی بھی شامل ہے۔

اسلامی خبریں

سر جے سکاٹ نے ٹائمز میں خدیو عباس کی جو تعریف کی ہے۔ وہ پاونیر کے مصری نامزنگار کو سخت ناگوار گذری ہے۔ وہ ایک طویل مضمون میں توفیق پاشا کی نیک نہادی۔ ملنساری اور صفت تسخیر قلوب یگانہ و بیگانہ کی بہت تعریف کرکے عباس کو بڑا کام چور۔ مدبر اور غیر مدبر بتاتا ہے۔ اور لکھتا ہے۔ کہ رعایا کا کثیر حصہ اوس سے خوش نہیں۔ مگر تمام مصری اخبارات اوسکے برخلاف رائے رکھتے ہیں۔

المؤید کے مالک علی یوسف اور ایک اور شخص مسمی حسن وکیل پر کتاب المسامیر چھاپنے کا مقدمہ مصری گورنمنٹ نے دائر کیا تھا۔ اوسکے دوران میں چند ناگفتہ بہ اور قابل افسوس اسرار پبلک پر واضح ہوئے ہیں۔ اس کتاب میں ملا ابوالہدیٰ کا نادل کے پیرایہ میں خاکہ اڑایا گیا تھا۔ اور ایک موقعہ پر ملا کی زنانہ طفولیت کی تصویر بھی دیدگئی تھی۔ اور اسمیں یہ دکھایا گیا تھا۔ کہ وہ تماش بینوں کی ایک مجلس میں شاہدان بازاری کی طرح ناچ رہا ہے۔ اس سے پبلک کو یہ دکھانا مقصود تھا۔ کہ ملا کی ابتدائی حیثیت و حالت جو آج دربار سلطانی میں اسقدر رسوخ یافتہ ہے۔ یہ تھی۔

خیر ایسے واقعات تو دنیا میں ہمیشہ عموماً ہوتے رہتے ہیں۔ ملا بیچارہ تو پھر بھی ایک ملا ہی ہے نادر و بیمور شہانی دفعتاً سے اور نپولین ایک معمولی افسر سے دنیا کے عظیم ترین شہنشاہ ہوگذرے ہیں۔ لیکن یہ معلوم کرکے اکثر کو ضرور سخت رنج ہوگا۔ کہ مغربی اسلامی دنیا کے چار مقتدر ترین علماء میں باہم کیسی عداوت اور نفرت تھی۔ کہ عوام وارادل میں بھی ایسی مشکل دیکھی جاتی ہے۔ یہ چاروں شیخ جمال الدین افغانی۔ سید سلمان نقیب الاشراف بغداد۔ شیخ ظافر خاندان سلطانی کے پیر اور سلسلہ شاذلیہ کے سجادہ نشین اور ملا ابوالہدیٰ دربار سلطانی کے ملا تھے۔ ان چاروں اور اونکے مریدوں کو ایکدوسرے کے برخلاف طعن و تشنیع اور نامہذب رسالوں اور کتابوں کے شائع کرنے سے کبھی شرم نہ آئی اس عالمہ میں افسوس ملا ابوالہدیٰ اور انکے پیرو عموماً سبقت کرتے رہے۔ چنانچہ کتاب مسامیر بھی ملا ابوالہدیٰ کی ایک کتاب کے جواب میں جسپر جمال الدین مرحوم پر سخت حملے کئے گئے تھے۔ لکھی گئی تھی۔ اوسکا مصنف جو مرگیا ہوا ہے۔ اکثر مصری نوجوانوں کیطرح جمال الدین مرحوم کا فیض یافتہ تھا بھی حسن پہلے قسطنطنیہ وکالت کرتا تھا۔ وہاں سے ملا کے ایما پر نکالے جانے سے خفا ہوکر اوسنے مصر میں آکر یہ کتاب چھپوادی۔ ملزموں پر ازالہ حیثیت عرفی فحش کتاب چھاپنے۔ اور کتاب پر مطبع کا نام نہ دینے کے الزام لگائے گئے۔ اور عدالت نے تینوں الزاموں میں اونکو جرمانہ کی سزا دی۔ جسکی اپیل داخل کردیگئی ہے۔ جمال الدین اور سید سلمان دو تین برس کے فوت ہوچکے ہیں۔ اور اب صرف ملا ابوالہدیٰ اور شیخ ظافر میدان میں رہگئے ہیں۔ لیکن آخر الذکر فی الواقع درویش مرد ہے اور اوسے ایسے ناپاک جھگڑوں سے بالطبع نفرت ہے۔

قسطنطنیہ کے محکمہ شرطہ میں بانات اور فلالین بنانے کا جو کارخانہ تھا۔ اوسکی کلیں خرید کر جلالت مآب نے دارالعجزہ کو عطا فرمادی ہیں۔ یہ کارخانہ اب اس مکان میں منتقل کردیا جائیگا۔

فرانس کے سابق شاہی خاندان کا اعلےٰ رکن ڈیوک آف آرلینز مع بیگم وسط جون میں سلطان المعظم کی ملاقات اور دارالخلافہ کی سیر کے لئے قسطنطنیہ پہونچا۔ اور ایک ہفتہ سے زائد مہمان سلطانی رہا۔ جلالت مآب نے اوسے اور اوسکی بیوی کو مختلف طبقوں کے اعلےٰ نشان مرحمت فرمانیکے علاوہ ایک نہایت بیش قیمت فانوس بطور تحفہ عطا کیا ہے۔

روس کے ساتھ بھی جدید تجارتی معاہدہ کے لئے ترکی حکومت نے کارروائی شروع کردی ہے جاپان کے وزیر خارجیہ نے بھی بابعالی کو بذریعہ تار تجدید معاہدہ تجارتی کے لئے تحریک کی ہے۔

تونس میں چڑیوں کی اسقدر کثرت ہوگئی۔ کہ وہ ٹڈی سے زیادہ زراعت کے لئے وبال جان ہوگئیں۔ جسپر حکومت کو چڑیوں کے محاربہ کے لئے ایک فوج کا دستہ خاص طور پر مامور کرنا پڑا۔ جسنے ایک ہفتہ میں دو لاکھ کو شکار کیا۔ روانگی خبر تک یہ میدانِ جنگ ابھی قائم تھا۔

ٹائمز مخبر ہے۔ کہ صوبجات متحدہ امریکہ کے سفیر مسٹر گرسکوم نے ۲۹۔ جون کو پھر تازہ مراسلہ بھیجکر سابقہ مراسلہ کا جو ارمنی فساد کے دوران میں عامر گمین رعایا کے نقصانات کے معاوضہ کی ادائیگی کے متعلق لکھا گیا تھا۔ فی الفور جواب دیئے جانے کا تقاضا کیا ہے۔

قونیہ ۔ بغداد۔ بصرہ کی مجوزہ ریلوے لائین کی دیکھ بھال کے لئے جو جرمن ممبروں کی کمیشن بھیجی گئی تھی۔ بقول لندن ٹائمز مورخہ ۲۹۔ جون اوسنے رپورٹ کی ہے۔ کہ اس لائین پر دو کرور پونڈ (تیس کرور روپیہ) خرچ ہوگا۔ اور آمد و رونگی مسافران و اسباب صرف اسقدر ہوگی جو فقط اخراجات سالانہ کو مکتفی ہوسکیگی۔ سرمایہ پر کوئی منافع نہیں ملیگا۔ بنابرین یہ ضروری ہے۔ کہ کمپنی کام شروع کرنے سے پیشتر ترکی گورنمنٹ سے دس لاکھ پونڈ (ڈیڑھ کرور روپیہ) سالانہ منافع کی ذمہ واری حاصل کرے۔ جو رقم سرمایہ محولہ بالا پر صرف ۵ فیصدی سالانہ کے برابر ہوگی۔

بہی شادی بدجزا اور کمال ہست باز اخبار راوی ہے کہ ایرل نرک باشندگان قسطنطنیہ نے بتاریخ ۲۳ جون سفراء کو مراسلہ بھیجکر ٹرکی کی موجودہ حالت کی توضیح کرنے کے بعد تحریر کیا۔ کہ اگر دول سلطان کی حکومت کا خاتمہ کرنا چاہتی ہیں۔ تو اب وقت ہے۔

بلگیریا کے اضلاع رسچک۔ ٹرنووا۔ راسگراد اور رستو واز غیرہ میں قانون لگان پر زمینداروں اور فوج میں جو ہنگامہ ہوا تھا۔ اوسمیں صرف ضلع ولدنا میں فریقین کے ۹۰ ہلاک اور ۲۷۳ زخمی ہوئے متذکرہ صدر اضلاع اور وارنا شوملہ میں جنگی قانون نافذ کرکے فوجی محاصرہ جنگی کی صورت قائم کردیگئی ہے۔ عیسائی رعایا۔ عیسائی قومی حکومت اور تعلقات یہ ہیں۔

سلطنت عثمانیہ میں بعض اخبارات کو داخل ہونے کی ممانعت کردی جاتی ہے۔ اور جنکو اجازت ہے۔ اونکا بھی تقسیم سے پہلے ڈاک خانہ میں معائنہ کرلیا جاتا ہے۔ المؤید کے مالک نے جلالت مآب کی خدمت میں عرضداشت ارسال کی کہ اس معائنہ کی وجہ سے اکثر اخبار خریداروں کو نہیں ملتے۔ اور ایسے جرائد کا جو سلطنت و خلافت کا مسلم ہوا خواہ ہو معائنہ ہونا محض فضول ہے۔ اسپر جلالت مآب نے فرمان شاہی نافذ فرماکر المؤید کو بالخصوص ہر قسم کی روک اور معائنہ سے بری فرمادیا ہے۔

المؤید حساب لگاتا ہے۔ کہ حجاز ریلوے پر تیس لاکھ پونڈ سے زیادہ خرچ نہیں ہونگے۔ اور اسکا قیاس ہے۔ کہ اوسکے راستہ بالاوسط ہر سال اقل درجہ پانچ لاکھ حاجی گذرا کرینگے۔ جنسے اگر اوسط کرایہ ۳ پونڈ ۱۵ روپیہ بھی لیا گیا۔ تو صرف حج کے موسم میں ۱۵ لاکھ پونڈ آمدنی ہوگی۔ اور ظن غالب ہے۔ کہ سال کے باقی حصہ کی ٹریفک و تجارتی سامان کی اجرت سے بھی ۱۵ لاکھ سے کسیطرح کم آمدنی نہ ہوا کرے گی۔ اس میں سے اگر تیسرا حصہ اخراجات کے لئے وضع کردیا جائے۔ پھر بھی بیس لاکھ پونڈ سالانہ کی خالص آمدنی اس لائن سے سلطنت اسلامیہ کو ہوا کریگی۔ اور گمان غالب ہے کہ اس کی بدولت لائن کے کنارہ کنارہ اکثر زرخیز اور باآب و گیاہ مقامات میں خوب بارونق بستیاں آباد ہوجائینگی مدینہ منورہ کی متصلہ اراضیات کو سیراب کرنیوالی نہر عین العزیز سالہا سال دراز سے خراب ہوگئی ہوئی ہے۔ اوسکی اصلاح و مرمت سے مدینہ کی زرعی پیداوار اب سے دس گنا بڑھ جائے گی۔ جو صرف حجاز کو ہی کفایت نہیں کرے گی۔ بلکہ اوسوقت کچھ غلہ باہر بھی بھیجا جاسکیگا۔

مصر میں لائن کی فنڈ کے لئے فراہمی چندہ کی تحریکیں بدن قوی ہوتی جارہی ہے۔ ریلوے لائن کے چیف انجینیر بھی صادق پاشا المؤید ہونگے۔ دو لاکھ پونڈ سے زیادہ خرچ نہیں ہونگے۔ اور اب قیاس ہے۔ کہ اوسکے راستہ بالاوسط ہر سال اقل درجہ پانچ لاکھ حاجی گذرا کرینگے۔ جنسے اگر اوسط کرایہ ۳ پونڈ ۱۵ روپیہ بھی لیا گیا۔ تو صرف حج کے موسم میں ۱۵ لاکھ پونڈ آمدنی ہوگی۔ اور ظن غالب ہے۔ کہ سال کے باقی حصہ کی ٹریفک و تجارتی سامان کی اجرت سے بھی ۱۵ لاکھ سے کسیطرح کم آمدنی نہ ہوا کرے گی۔ اس میں سے اگر تیسرا حصہ اخراجات کے لئے وضع کردیا جائے۔ پھر بھی بیس لاکھ پونڈ سالانہ کی خالص آمدنی اس لائن سے سلطنت اسلامیہ کو ہوا کریگی۔ اور گمان غالب ہے کہ اس کی بدولت لائن کے کنارہ کنارہ اکثر زرخیز اور باآب و گیاہ مقامات میں خوب بارونق بستیاں آباد ہوجائینگی مدینہ منورہ کی متصلہ اراضیات کو سیراب کرنیوالی نہر عین العزیز سالہا سال دراز سے خراب ہوگئی ہوئی ہے۔ اوسکی اصلاح و مرمت سے مدینہ کی زرعی پیداوار اب سے دس گنا بڑھ جائے گی۔ جو صرف حجاز کو ہی کفایت نہیں کرے گی۔ بلکہ اوسوقت کچھ غلہ باہر بھی بھیجا جاسکیگا۔

افسوس مغربی افریقہ کا مشہور عالم مسلمان فاتح یعنے شاہ ساموری جسے اہل یورپ سیاہ نپولین پکارتے تھے۔ قید میں ۲ جون کو مغربی افریقہ کے ایک فرنچ جزیرہ میں داعی اجل کو لبیک کہہ گیا۔ وہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو معاہدہ فرنچ فوج کے ہاتھ اسیر ہوا تھا۔ ۱۸۳۷ء میں قصبہ سان کو رد میں ایک

تاجر کے گھر پیدا ہوا۔ یہ قصبہ دریا نائیگر کی شاخ دیامیلو پر واقع ہے۔ ۲۲ برس کا ہو کر ایک متصلہ قبیلہ کے شیخ سے اپنی والدہ کو بزور شمشیر واپس لیا۔ جسنے اوسے ایک معرکہ میں گرفتار کیا تھا۔ بعد ازاں قصبہ بیساندو میں رہائش پذیر ہو کر اپنی قوت کو آہستہ آہستہ بڑھایا۔ حتے کہ وہاں کے بادشاہ کی وفات پر باشندوں نے اسے اپنا رئیس بنایا۔ ۱۸۷۳ء میں رباح کیطرح ایک عظیم الشان سلطنت بنانے کی فکر میں ہوا۔ ۱۸۷۸ء سے اوسکے فرانس کے ساتھ تعلقات شروع ہوئے۔ جو کچھ عرصہ دوستانہ رہنے کے بعد معاندانہ ہو گئے۔ گرفتاری سے کچھ عرصہ پہلے فرنچ افواج نے اوسے علاقہ ساموری سے نکالکر حدود ریاست لائبیریا کیطرف دھکیل دیا تھا۔ اور وہیں وہ گرفتار ہوا۔

ڈاکٹر زبیر کے حسین صاحب کی خبر کے متعلق ۲۰۔ جولائی کو دفتر میں ایک کارڈ موصول ہوا۔ جو دفتر سفارت بمبئی اور مقام بمبئی سے لکھا گیا۔ بتایا جاتا ہے۔ اور اوسکا مضمون حسب ذیل ہے:۔ افواج ایران ماتحت عالیجناب سید زبیر کے حسین صاحب رضی بہادر شیر وخورشید صدر بستم افواج دولت ایران شش الف ہستند شش لک سہ ہزار مرقوم شد۔ والسلام شیخ محمد شیرازی سفیر کبیر دولت ایران (بمبئی۔ لیکن کارڈ بمبئی کے بجائے امرتسر کے ڈاکخانہ کی مہر اور ۱۹۔ جولائی کی تاریخ ثبت ہے) اور خط کی طرز بھی مطلقاً ایرانی نہیں۔ نیز ایک ایسی عظیم الشان سلطنت کے دفتر سے کارڈ پر اور پھر بلا نشان وآرمر سلطنت و مہر سفارت خط وکتابت ہونا تعجب سے خالی نہیں۔ کیا صاحب سفیر صاحب ممدوح اس عقدہ کو حل فرمانے سے مشکور فرمائیں گے؟۔

قبیلہ دروز کے تخمیناً پانسو جلاوطن مشائخ آسیائی اور یورپین مقبوضات سے وطن کو واپس جاتے ہوئے قسطنطنیہ کے راستہ سے گذرے۔ اور چند دن وہاں مہمان سلطانی رہے۔ جلالت مآب نے ہر ایک کو خلعت فاخرہ۔ اور ۲۵-۲۵ پونڈ نقد جیب خاص مرحمت فرمائے۔ ان لوگوں نے جمعہ کی نماز جامع حمیدیہ میں پڑھی۔ اور یکزبان ہو کر بخلوص دل خاقان البرین کی درازی عمر وازدیاد اقبال کے لئے دعا کی۔ علامالوالہند نے حضور سلطانی میں ڈکو ایک مؤثر لکچر دیا۔

بلگیریا کے دیہات وقصبات میں مسلمانوں کی مظلومیت حد برداشت بڑھ گئی ہے۔ شہروں کے مسلمان باشندوں پر یہانتک سختی کیجارہی ہے۔ کہ جبتک قبر کی زمین کی قیمت کے نام سے کئی سو روپیہ وصول نہ کرلیا جائے۔ مسلمان میت کو دفن نہیں کرنے دیتے۔

صوبہ یمن میں زرعی سرگرمیں بڑی سرگرمی سے تیار ہو رہی ہیں۔

سلطان المعظم نے زار روس کو اوسکی خاص شاہی کشتی کے لئے ایک لاکھ روپیہ مالیت کا ایک نادر قالین جو سلطانی کارخانہ میں تیار ہوا ہے تحفتاً ارسال کیا ہے۔

بوذاسف وبلوہر } یہ ایک نہایت ہی دلچسپ وبغایت مفید وکارآمد کتاب ہے۔ لڑکا۔ جوان بوڑھا۔ کوئی بھی شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شہور کتاب کلیلہ دمنہ اور یہ دونوں ایک ہی قسم کی ہیں جیسا دلچسپ دلاویز قصوں اور کہانیوں کے پیرایہ میں اسمیں امور دنیا ومعاملات سیاست بیان ہوگئے ہیں۔ اسمیں رموز عقبیٰ ومہمات آخرت بیان کی گئی ہیں۔ دونوں کا اصل ماخذ سنسکرت ہے۔ لیکن وہ زمانے سے ضائع ہے۔ اور یہی حالیں اردو زبان کے لباس میں آئی ہے۔ اسمیں ایسی نصائح ومواعظ ومسائل اخلاق درج ہیں۔ جو ہر ایک مذہب میں یکساں مانے جاتے ہیں۔ اسکے ساتھ ایک مکمل رسالہ بھی منضم ہے جس میں اس کتاب کے مفصل تاریخی حالات اور اصلی وقعت اور عظمت اور مختلف زبانوں کے ترجموں کی کیفیت منکشف ہوتی ہے۔ مصنف رسالہ کی رائے اس کتاب کی نسبت یہ ہے کہ یہ کتاب اس قابل ہے کہ بادشاہوں کی مشیر وزراء کی ندیم امراء کی جلیس شرفاء کی انیس اور غربا کی ندیم بنائی جائے۔ **آئینہ** اگرچہ اس نام کی ایک کتاب دو تین سال قبل سے شائع ہے لیکن علاوہ اسکے کہ اس تاریخی تحقیقات سے جو اسکے ساتھ رسالہ کی شکل میں منضم ہے۔ ذی بہرہ ہے۔ ناقص وغیر مکمل اور اسکے نصف سے بھی کم ہے۔ لوگ اسکو اور اسکو ایک نہ خیال کریں۔ چھپائی وغیرہ اعلےٰ قسم کی ہے۔ قیمت صرف ۱؎ **المشتہر** منیجر اخبار وکیل امرتسر۔

تار کی خبریں

لندن ۲۰۔ جولائی۔ **محاربہ چین**۔ روس نے دریا آمور کے کنارہ کے تمام سرحدی علاقہ کی نسبت اعلان کر دیا ہے۔ کہ وہاں جنگ کی صورت قائم ہے۔ روسی حکومت جنگی تیاریاں بڑے پیمانہ پر کر رہی ہے۔ فرنچ گورنمنٹ کا ارادہ ہے۔ کہ کل طاقتوں کو باہم ملکر چین میں کارروائی کرنے کی دعوت دی۔ لی ہنگ چنگ نے سر بلیک گورنر ہانگ کانگ کو کہا۔ کہ ۸۔ جولائی تک پیکن میں سفراء کے یخیریت ہونے کی اوسے پختہ خبر پہونچی ہے۔ گورنر ممدوح نے لی ہنگ چنگ کو بہت کہا۔ کہ وہ کانٹن سے بجائے مگراوسنے جواب دیا۔ کہ مجھے شہزادہ توان نے نہیں خود فغفور اور فغفورہ نے طلب کیا ہے۔ جنکی عدول حکمی نہیں کرسکتا۔ پھر کہا مجھے امید ہے۔ کہ دول کے ساتھ مناسب انتظام ہو جائیگا۔ اور برٹانیکا خطرہ سے بچ جائیگا۔ ہانگ کانگ سے وہ شنگہائی کو گیا۔ جہاں سے پیکن جائیگا۔ جاپان میں یہ تحریک بڑھ رہی ہے۔ کہ چین کو اور زیادہ فوج نہ بھیجنی چاہئے۔ چنانچہ گورنمنٹ تذبذب کی حالت میں ہے۔ تاہم ایک اور ڈویژن کا روانہ ہونیوالا ہے۔

محاربہ ٹرانسوال۔ لارڈ میتھوان ۱۹ کو مقام لکپورٹ پر بلا مزاحمت قابض ہو گیا۔ جرنیلان ہلٹن وہاون ڈیلیگوا ریلوے لائن کے شمال میں لائن کے برابر برابر مشرق کو بڑھے جا رہے ہیں۔ اور جنرل ہنٹر فکسبرگ اور بیت اللحم کے درمیان بوروں کی پوزیشن کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔

نواب وزیر ممالک ہند نے شب گذشتہ پارلیمنٹ میں کہا کہ باشندگان ہندوستان نے نہایت سخت مصائب کے مقابلہ میں جو وفاداری۔ جوانمردی اور صبر وتسلیم دکھائی ہے۔ حکومت اور انگریزی قوم اوسکی دل سے قدر کرتی ہے۔ سر ولیم ریمن نے کہا۔ کہ قانون فتنہ انگیزی منسوخ ہونا چاہئے۔ نواب ممدوح نے کہا۔ ہندوستان کا قانون انگلستان کے قانون سے مطلقاً سخت نہیں۔ پھر کہا۔ ہندوستان کا مستقل سپہ سالار عنقریب مقرر ہوگا۔ زار روس نے کل شاہ ایران کو شاہانہ ضیافت دی۔

لندن ۲۱۔ جولائی۔ **محاربہ چین**۔ انگریزی پارلیمنٹ میں سودہ قانون پیش ہوا ہے۔ کہ چین کو کوئی تاجر اسلحہ بغرض فروخت نہ بھیجے۔ شنگہائی کے متصلہ قصبہ ہانکو کے انگریزی قونصل کو کامل اختیار دیا گیا ہے۔ کہ حسب اقتضائے مصلحت جو کچھ مناسب سمجھے کرے۔ امریکن گورنمنٹ کو اپنے سفیر متعینہ پیکن کا ایک مراسلہ بلا تاریخ موصول ہوا ہے۔ جو انگریزی سفارت کے مراسلہ مورخہ ۲۴ جون کے ہم مضمون ہے۔ چینی حکام کا چینیوں نے یہ پیغام بھیجا ہے۔ بیان ہے۔ کہ ۱۸۔ جولائی کا لکھا ہوا ہے۔ وہ خفیہ زبان میں ہے۔ امریکن حکومت نے امریکن امیر البحر کو لکھا ہے کہ فی الفور پیکن پہونچنے کی کوشش کیجائے۔ **دیلبی کمیشن** کی رپورٹ پر گورنمنٹ ابھی غور نہیں کر سکی۔ اہم معاملات پر جو گورنمنٹ ہند وانگلشیہ میں متنازعہ فیہ ہیں ثالث مقرر کئے جائینگے۔ سردست انگلشیہ گورنمنٹ نے خزانہ ہند کے ساتھ اڑھائی لاکھ پونڈ سالانہ کا سلوک کرنا منظور کر لیا ہے۔

لندن ۲۲۔ جولائی۔ ٹانکن کے وائسرائے نے شاہی فرمان شائع کیا ہے۔ کہ ۱۸۔ کو تمام مغربی بجز جرمن سفیر کے جسے باغیوں نے قتل کر دیا۔ بخیریت تھے۔ اور سرکاری سپاہ انکی حفاظت کر رہی ہے۔

فغفور چین نے شروع جولائی میں شاہ جاپان کو کہا۔ کہ مغربی اقوام مشرقی اقوام کے درپے ہیں۔ بنابریں جاپان کو واجب ہے کہ چین کے ساتھ ملجائے۔ شاہ جاپان نے جواب دیا۔ کہ آپ بغاوت کو فرو اور سفراء کی حفاظت کریں۔ اس صورت میں جاپان چین کی سلامتی محفوظ رکھنے کی کوشش کریگا۔ شنگہائی کے قونصلوں کو اطمینان ہو گیا ہے کہ اب وہاں کوئی خطرہ نہیں رہگیا۔ روسی سپاہ صلح آمور میں چینی فوج کو دباتی چلی آرہی ہے۔ چینیوں نے بلاغی واست پر گولہ باری بند کر دی ہے۔

ہندوستان پر گفتگو کرتے ہوئے لارڈ سالسبری نے شب گذشتہ پارلیمنٹ میں کہا۔ کہ ہندوستان

کسی نامنصفانہ سلوک کی شکایت نہیں کرسکتا۔ اوس سے ایسا کبھی سلوک نہیں ہوا۔ سلطنت کو مشترکہ بوجھوں کو سب مقبوضات کے لئے اپنی حیثیت، کے مطابق برداشت کرنا واجب ہے۔ منتظمین اسے کبھی فراموش نہیں کرسکتے۔ کہ اُنکے پاس گنج قارون نہیں جو ختم نہ ہوگا۔ اور وہ کھلے دلسے روپیہ لٹاتے رہیں

محاربہ چین - چینی ٹنٹسین کو بالکل خالی کرگئے ہیں۔ نیز اوسکے قرب وجوار کے علاقہ کو جیفو میں اجنبیوں کی حفاظت کے لئے زبردست جاپانی فوج پہونچگئی ہے۔ روسیوں کا بیان ہے۔ کہ مقام نوچنگ کی بربادی کی خبر غلط ہے۔ روسی سپاہ نے چینیوں کو ہٹادیا تھا۔ مقتول سفراء کے لئے دعا مغفرت کا مانگا جانا ملتوی کردیا گیا ہے۔ کہ بخیتہ خبر ملے۔ شنگہائی کے اجنبی لی ہنگ چنگ سے سخت بدظن اور ناراض ہیں۔ کہ ہانگ کانگ میں اُسکی اتنی عزت کیوں کیگئی۔ روسیوں نے سخت لڑائی کے بعد بلاغوداست کے مقابل چینی قصبہ انگمون فتح کرلیا ہے۔ ہندوستانی فوجکے مرسلہ ڈویژن کے دوسرے بریگیڈ کو تاحکم ثانی ہانگ کانگ ٹھہرنیکا حکم ہوا ہے۔ شنگہائی کے قونصلوں نے لی ہنگ چنگ سے ملاقات نہیں کی۔ چینی خبر ہے۔ کہ باغی آپسمیں لڑرہے اور ہلاک ہورہے ہیں۔ فغفور چین نے پریسیڈنٹ فرانس قیصر جرمنی اور امریکن پریسیڈنٹ کو لکھا ہے۔ کہ براہ ہمدردی مدد دیکر موجودہ فساد کو رفع کرائیں۔ قیصر سے جرمن سفیر کے قتل کی عذرخواہی کرکے باغی قاتلوں کو سخت سزا دینے کا بھی اوسنے وعدہ کیا ہے۔ کوریا چینی حملہ کو روکنے کے لئے سرحد پر فوجیں بھیج رہی ہے ایک مقابلہ ابتک ہوچکا ہے۔ جاپانی اخبارات قیصر چین سے ہمدردی ظاہر کرکے اتحاد کی تجویز کو طفلانہ بتارہے ہیں۔ تمام دول نے ۱۸ - جولائی کے مراسلہ کے جواب میں فغفور چین کو لکھا ہے۔ کہ اگر سفرا زندہ ہیں تو اونکو فی الفور امراء بحر سے خط وکتابت کرنے دیجائے۔ ورنہ سلامتی کی روایت پر بکل اعتبار کیا جاسکیگا۔ لی ہنگ چنگ تاصدور حکم فغفور شنگہائی رہے گا۔ خبر ہے کہ متفقہ افواج اگست میں پیکن کی طرف بڑھیں گی۔

محاربہ ٹرانسوال - لنڈلی کے قریب انگریزی فوجکی سوم بریگیڈ کا ڈی وٹ کی سپاہ سے مقابلہ ہوا۔ دشمن پسپا ہوا۔ اور دو جماعتوں میں ہوکر بھاگ گیا۔ نقصان خفیف ہوا۔ جرنیلان ہنٹر و براڈوڈ کیطرف سے کوئی خبر موصول نہیں ہوئی۔ بویروں نے کرگرٹ دار کے قریب ایک ٹرین گرادی۔ اوسپر دو افسر اور ۲۱ بیمار سوار تھے۔ ۲۱ - کو بویروں نے ہیڈلبرگ سے ۱۳ میل بجانب شرق ریلوے لائن کو توڑنے کی جانگداز کوشش کی۔ مگر انگریزی محافظ دستہ نے اونکو پسپا کردیا۔ **نیوزیلنڈ** کی گورنمنٹ ملکہ معظمہ کو مقبوضات کی حفاظت کے لئے دس ہزار چیدہ سوار فوج تیار کرنے پر آمادہ ہے۔ اوسکی تجویز ہے۔ کہ تمام انگریزی نوآبادیاں ایسا ہی کریں۔ ٹائمز پھر سخت شکایت کرتا ہے۔ کہ نگرانی کی وجہ سے جنوبی افریقہ سے جو خبریں آرہی ہیں وہ بالکل مہمل مجمل اور مافوق الفہم ہوتی ہیں۔ عام خیال ہے۔ کہ نومبر میں ممبران پارلیمنٹ کا عام انتخاب ہوگا۔ **شاہ سرویا** اپنی والدہ کی ایک بیوہ خواص سے شادی کرنے والا ہے۔ وزراء ناراض ہوکر مستعفی ہوگئے ہیں۔ مہاراجہ گائکوار نے ولایت میں کہا ہے۔ کہ وہ ملکہ معظمہ کی گورنمنٹ کیخدمت کے لئے دینا کے ہر حصہ میں جانے کو تیار ہے۔

لندن ۲۴ - جولائی۔ محاربہ ٹرانسوال - بویروں نے شنبہ کے دن ہونگ سپروٹ کے شمال میں ریل اور تار کو پھر کاٹ دیا۔ اور ایک گودام کی ٹرین کو مع دو سو محافظ سپاہیوں کے پکڑلیا۔ اب پری ٹوریا کے ساتھ صرف نٹال کے راستہ آمدورفت کا سلسلہ قائم ہے۔ جنرل براڈوڈ کی بمقام پامسفونٹین ۱۹ - کو دو ہزار بویروں سے لڑائی ہوئی۔ ڈی وٹ۔ بوتھا اور سٹین اس لشکر کے ساتھ تھے۔ رات پڑجانے کی وجہ سے انگریزی سپاہ تعاقب نہ کرسکی۔ بتاریخ ۲۱ جولائی لارڈ میتھوان نے دولی فانٹ نک کے قریب بویروں کو بہ نقصان کثیر زک دیکر رسٹن برگ کو اونکے نرغہ سے چھڑایا۔ اور جنرل ہیڈن پاول سے جاملا۔ بیت اللحم کے قریب بوقت معائنہ انگریزی دستہ کا بویروں سے مقابلہ ہوا۔ جوابکے وقت پسپائی پر مجبور رہوگیا۔ ہمارا ایک افسر اور نو سپاہی ضائع ہوئے۔

محاربہ چین - امریکن پریسیڈنٹ نے چینی سفیر کو کہا ہے۔ کہ اگر چین یہ شرطیں جو ظاہر نہیں کی گئیں۔ مان لے تو وہ صفائی کرادینے کو تیار ہے۔

گیکوار بروده - اورنسداد قحط بمبئی گزٹ کا ولایتی نامہ نگار لکھتا ہے کہ مہاراجہ صاحب بروده کا اس مرتبہ ولایت میں خاص اعزاز ہوا۔ حضور قیصر ہند کی جانب سے مہارانی صاحبہ بروده کی بیماری میں عیادت سے ظاہر ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب پر کس قدر سے ولایت میں نظر ڈالی جاتی ہے جسقدر گیکوار بروده کی عزت ہو کم ہے۔ انکی عالی خیالی اور روشن ضمیری اسی کی مستحق ہے۔ مہاراجہ صاحب سے سینٹ جیمز گزٹ کے ایک نامہ نگار نے اس عرصہ میں ملاقات کی اور مختلف امور پر بحث کی۔ مہاراجہ صاحب نے بیان کیا۔ کہ گورنمنٹ ہند نے ریلوے کے تعمیر کرانے میں کروڑوں روپیہ صرف کردیا اور ولایت کے مہاجنوں کو راغب کیا۔ کہ ہندوستان میں ریلوے جاری کریں۔ مگر یہ خیال نہیں کیا۔ کہ غلہ کی خریداری کے لئے روپیہ کاشتکاروں کے پاس کہاں سے آئیگا۔ مہاراجہ صاحب نے خواہش کی۔ کہ گورنمنٹ خود نہرات کی تعمیر میں روپیہ صرف کرے اور ولایتی تاجروں کو راغب کرے کہ وہ نہروں کے کھودنے کے لئے کمپنیاں قائم کریں۔ تاکہ کاشتکاروں کو غلہ پیدا کرنے میں آسانی ہو۔ نہرات اور چاہات کی ملک کو ضرورت ہے۔ تاکہ آبپاشی کا مستقل انتظام کیا جاوے کہ اگر وقت پر بارش نہ ہو تو قحط نہ پڑے۔ امسال فصل خریف کو مطلق نقصان نہ پہونچتا۔ اگر اسقدر انتظام آبپاشی کا ہوتا۔ کہ کاشتکار تخمریزی کرسکتے۔ موجودہ بارش کھیتوں کے آبپاشی کے لئے کافی ہوتی۔ مہاراجہ صاحب سے سینٹ جیمس گزٹ کے نامہ نگار نے پوچھا۔ کہ آپ اپنی رعایا کو تعلیم بھی دیتے ہیں۔ مہاراجہ سیاجی راؤ نے جواب دیا۔ کہ میری ایک تہائی رعایا پڑھی لکھی ہے۔ صدہا گریجویٹ ہر سال تیار ہوتے ہیں۔ میں نے انتظام خود اختیاری کا اصول بھی قائم کیا ہے۔ صفائی قصبات اور دیہات رعایا کے سپرد ہے۔ جنکی کمیٹیوں کو روپیہ ریاست سے حوالہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ضرورت کے موافق صرف کریں۔ سینٹ جیمس گزٹ کا نامہ نگار مہاراجہ صاحب اور اون کے چھوٹے بھائی کی بیاقتی دیکھکر جو اونکے ساتھ ہیں حیران ہوگیا۔ اڈیٹر صاحب خود تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ہندوستان کی خوش قسمتی ہو اگر مہاراجہ صاحب کے ایسے روشن ضمیر والیان ملک ہوں۔ بلاشک صحیح ہے۔ انگریز مصاحبوں اور مدرسوں سے یہی انتجا ہے۔ کہ وہ زمانہ تعلیم ہی ایسا اثر ڈالیں۔ کہ اون کے طالبعلم انگریزیت سے بچیں اور گھوڑ دوڑ کے میدان میں نہیں بلکہ انتظام ریاست میں ناموری حاصل کرنے کی خواہش کریں۔

ایک انگریز ڈپٹی مجسٹریٹ کی سسپنشن سپردگی

مسٹر لائڈ صاحب مونگیر کے سب ڈپٹی مجسٹریٹ ہیں۔ صاحب بہادر ہیں۔ آپکے کارنامے مختلف اخبارات میں چھپ چکے ہیں۔ چند روز ہوئے آپنے ایک وکیل کے بیدرسید کیا تھا۔ جسپر تنزل ہوا تھا۔ اب مونگیر سے خبر آئی ہے۔ کہ آپ قتل عمد کے جرم میں سسپنشن سپرد ہوئے ہیں۔ واقعات سال بھر کی رخصت پر جانیوالے تھے۔ ایک چپڑاسی نے جسکی تنخواہ چڑھی ہوئی تھی۔ روپیہ مانگا۔ آپکے پاس روپیہ نہیں تھا۔ دینے سے انکار کردیا۔ چپڑاسی نے اصرار کیا۔ آپنے تپنچہ رکھا ہوا تھا۔ بھر کر مار دیا۔ چپڑاسی وہاں ہی ڈھیر ہوجاتا۔ مگر بچ گیا۔ جمالپور بھاگے وہاں سے گرفتار ہوکر آئے اور بعد تحقیقات سسپنشن سپرد ہوئے۔

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا۔